A_2006

Vol I
No 17



*Tuesday*
*24th March 1953*

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

## Official Report

CONTENTS

| | Pages |
|---|---|
| Starred Questions and Answers | 1887 1890 |
| Unstarred Questions and Answers | 1890 |
| Legislative Business | 1891 1895 |
| L A Bill No XV of 1952 the Hyderabad Public Security Measures (Repealing) Bill 1952 | 1895 1898 |
| Non Official Resolution No 11 | 1898 1909 |

**Price Eight Annas.**

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1953
D

سری سی ایم ونکٹ رام راؤ: معلوم ہوا کہ ماہرنگ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ وصول ہوکر تین ماہ کا عرصہ ہوگیا کیا اس سیشن کے دوران میں

شری جی رام کشن راؤ: میں نے کہا ہے کہ پانچ چھ روز میں ہی یہ رپورٹ شائع ہوکر آجائےگی بلیوپرنٹ (Blue Print) یعنی نقشہ جات کے چھپنے وغیرہ کے چھپنے میں دیر ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ اگلے ہفتہ ارسال ممبر اس کو پڑھ سکیںگے

DEMOBILISED ARMY PERSONNEL

*174 (277) *Shri Syed Hasan*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state

(*a*) The number of demobilised army personnel in the State?

(*b*) The number of such persons absorbed in the H S R P and other Government Departments so far?

شری جی رام کشن راؤ: جزو (اے) کا جواب یہ ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ فورسس (Hyderabad State Forces) کے ایک ہیڈکوارٹر سے جو ریکارڈ ملا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ آرمی کے ڈسبانڈ (Disband) کرنے کی وجہ سے (۸۴۱) حیدرآباد آرمی پرسنل کو سرویسس (Services) سے ریلیز (Release) کیا گیا (بی) کا جواب یہ ہے کہ ایچ ایس آر پی میں ان کے منجملہ (۲۶) آدمیوں کو ابسارب (Absorb) کیا گیا اور دوسرے گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس میں (۲۸۷) آدمیوں کو ابسارب کیا گیا ہے

شری سید حسن: کیا گورنمنٹ اس سے واقف ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے انڈسٹریل ایجوکیشنل اسکول (Industrial Educational School) کے لیے جو نو یا گیارہ لاکھ روپیہ دئے تھے اس رقم کا مصرف کیا ہوا؟

شری جی رام کشن راؤ: انڈسٹریل ایجوکیشن کے لیے جو رقم گورنمنٹ آف انڈیا نے دی تھی اس کے مصرف کے متعلق تفصیلات میں نے ایک سوال کے جواب میں دی ہیں کہ کن کن آئیٹمس (Items) کے تحت کس کس طرح اخراجات ہوئے ہیں

سری سید حسن: ایچ ایس آر پی کی کیا اسٹرینگتھ (Strength) ہے اور کتنے ڈسبانڈ آرمی پرسنل کو اس میں ابسارب کیا گیا؟

شری جی رام کشن راؤ: ایچ ایس آر پی کی کل تعداد مجھے یاد نہیں ہے لیکن قریب قریب (۸) ہزار کی اسٹرینگتھ ہوگی اس میں سے کچھ حصہ [illegible]

( Disband ) ہوگیا ہے اس میں حیدرآباد آرمی کے (۲٦) آدمیوں
کو اسارب کیا گیا گویا (—) حصہ اس میں اسارب ( Absorb ) ہوا ہے

شری سید حسن : ہاں کے سب لوگ کیا غیر ملکی تھے ؟

شری بی رام کشن راؤ : ہاں سب کے سب و غیر ملکی نہیں تھے البتہ ( )
درمیں غیر ملکی تھے

شری سید حسن : جی اے ڈی سے ایک سرکیولر ( Circular )
نکالا گیا تھا کہ اسارپش ( Absorption ) کے وقت ان لوگوں کو پریفرنس
( Preference ) دیا جائے لیکن حال ہی میں ایک اور سرکیولر نکالا
گیا ہے جو سیولین اور کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کے متعلق ہے کہ ان کو بھی اسارب
کیا جائے ایکس آرمی پرسنس کے متعلق پہلے جو سرکیولر نکالا گیا ہے کیا اوس کو اب
منسوخ کردیا گیا ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ : وہ سرکیولر منسوخ نہیں کیا گیا آرمی پرسنل سب جگہ
ابسارب نہیں کیے جاسکتے سیولین اور کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگ دوسرے ڈپارٹمنٹس
میں ابسارب کیے جاسکتے ہیں لیکن آرمی پرسنس کے لوگوں کو خاص خاص مقامات
پر ہی لیا جاسکتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ بعد کے سرکیولر میں بہ مقابلہ پہلے
سرکیولر کے ابسارپس کی زیادہ گنجائش ہے

شری سید حسن : تو کیا وہ سرکیولر منسوخ نہیں کیا گیا ؟

شری بی رام کشن راؤ : جی نہیں

ACREAGE OF SIWAI JAMABANDI

*175 (88) *Shri M. Buchiah (Sirpur)*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state

(a) The total acreage of Siwai Jamabandi in the State (Districtwise)?

(b) The total acreage in Sirpur taluqa of Adilabad district?

(c) The quantum of Tawana levied annually in Sirpur taluqa during last four years?

شری بی رام کشن راؤ : پہلے جزو کا جواب ہے کہ سوائے [illegible] کا آکریج
حیدرآباد اسٹیٹ میں حسب ذیل ہے —

عادل آباد

ناندیڑ

| | | |
|---|---|---|
| اضی | | کے ۳ گیے |
| حید نا | ۹ | ۳۸ |
| کھمم | ۸۳۹ | |
| سکا ندی نعی مد ک | ٦ | ۳ |
| نلگنڈ | ۳ ۳۴ | ۳ |
| محبوب نگر | ۳۳۷ | ۳ |
| و نکآنا | ۹ | ۹ |
| و نگل | ۸ | |
| نظام نا | ۴ ۴ | ۳۷ |
| نحو | ۷۳ | ۳۴ |
| بید | ۳ ۹ | ٦ |
| سر | ۹ | |
| کریم نگر | ۹۴۲ | ۳ |
| گلبرگہ | ۳ | |
| عا ل نا | | |

ہ وی کا حوب نہ ہے کہ سرہو نعلعہ مں حملہ نکرنح ( ۹ ۲ ) نکر ہے ہ و( سی) کا حوب نہ ہے کہ گرسہ ہ سالوں مں حسب پل ناون لیوی ( Levy ) کیا گیا

سہ ۹۴۹ ع مں ( ٦ ) وبیہ
سہ ۹ ع مں ( ) وبیہ
سہ ع مں ( ) وبیہ
سہ ۹ ع مں (٦ ) و یہ

سری گسں راو سوے حمعسدی کں کں سناب پر وصول کی گی ؟

سری بی رام کسں راؤ مں ے آنرسل ممبر کاکو حں ( Question ) الو( Follow ) بہں کیا

سری گسں ر و سوے حمعسدی و وصول کی حاں ہےو حلاف قانوں کاشب کرے کے سلسا ں وصول کی حاں ہے سی کسی سناب ھں حں در حلاف قانوں کاشب کی گی ہے ؟

سری ہی ام کسن ر و من ے بھی کل نک ج نیا نا ہے ھر ضلع میں کسی
میں پر ہ دن ناوں کاست ھوں سکی تحصیل ہی ہے من ہے و‌حوب نا ہے
و بوے نکرح ناوں کی وصولی سے متعلق ہے مگر ہ ناوں بری ی مساب
بدلنا جاتا ہے م حہ سرتو تعلقہ میں بھی ی بری مساب ناوان وصول کر گیا ہے

سری بی ر م کمس ر ڈ کیا آپ نے بہ فرما کہ حسکی ہ ل بری میں
ہوے حمعسدی کا مل بہیں ہو ؟ ہوسکتا ہے کہ بہیں ہو ہو

سری است ر بدی ون کس طرح عائد کیا جاتا ہے ؟ سرا ط کیا ہیں ؟

سری بی ر م کسن ر و موعد کے لحاظ سے حلاف قانون طریقہ کاست کرنے
کی وجہ سے ناوان عائد کیا جاتا ہے

سری است ر بدی کیا میگزیمم ( Maximum ) دہا عائد کیا
جاتا ہے ؟

سری بی ر م کسن را و میگزیمم ها عائد بہیں کیا جاتا بلکہ معمولی
دہا عائد کیا جاتا ہے گو حکام تو میگزیمم ها عائد کرتے کے ہیں

سری م ٹھا کیا ناوں می مساب پر بھی عائد کیا ہ تا ہے جن پر ( )
سال سے لوگ قابض ہیں ؟

سری بی رام کسن ر و قانوں کی خلاف و ی گر مدم قابض سے بھی ہو تو
و قابل معافی بہیں ہوسکتی گو تمسکو ہر وقت ناوان عائد کرنے یا بےدخل کرنے کا
حق ہ صل ہے

سری سی سری ر ملو لانگ اسٹانڈنگ کلٹیو ٹر (Long stand ng cultivator)
ہونے کے باوجود ہر سال ون ناوان عائد کیا جاتا ہے ون کے نام پٹہ کیوں بہیں
کیا جاتا ؟

سری بی ر م کسن را و مسلسل لاوی ولس کے لحاظ سے مو لانگ سانڈنگ
کلٹیکا ہ کے مستحق ہیں باوجود سکے کہ و ہ ح کھاتہ نا کاررن کی ہ سب سے ہوں
ن کے نام بٹہ کیا جاتا ہے من وسے جب سے لوگوں کے نام پٹہ کیا جا ها ہے ⅓ ۶ نہ
کروڑ ڈیڑ کروڑ ناوان کی ہ ب سے وصول کیا جاسکتا تھا

سری ام ٹھا سنہ ۹ ع میں سرہو میں و وے ملو ناوان وصول
کئے گئے تھے لیکن ملنہ ۹ ع میں ( ) ہزار کی رقم وصول ہوئی سکی کیا وجہ

سری بی م کسں و س ک و نہ ہے کہ سہ ع کے معاملا میں
سہ ع میں حلاف قانون کاست نا نہ ی کھی گی

سری گیسا گ لا قانوں میں و کاست کی ی ہے کیا دری دری
میاں کے مالک کرے ھں یا ھوں میں کے مالک ؟

سری بی م کسں گ دری ں کھے ولوں سے نا ہ ی میں کہیے
ولے لاف قانوں کاست کرے ھیں بہیں میں کی کا سے کو نکولا بر
( Regula ] e ) کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے

## Grant of Shikam Talab Lands

*176 (215) *Shri G Hanumantha Rao* Will the hon Chief M nister be pleased to state

(*a*) Whether it s a fact that the Government s not g v ng Shikam Talab lands for Ek fasla Kasht ?

(*b*) If so for what reasons ?

سری بی ر م کسں و سول کا ہلا و سطرح ہے کہ

Whether t s a fact that the Government s not giv ng Sh kam Talab lands for Ek fasla Kasht

نہ صحیح ہے نہ واقعہ ہے کہ لنڈ نوسو لیں کے ماعۃ کے لحاظ سے شکم تالاب
کی سیاب خاص کسی فصل کی طرح مو مری کاسوتس ( Temporary cult vation)
کے سلسلہ میں ھرج کرنے کا درو ن ہے سی لحاظ سے عمل ھوتا ہے

( ں ) حوب کی صرورت سا پیدا بہی ھوتی

## Grant of Lands on Patta

*177 (801) Shr *Shr hari* (*Kinwat*) W ll the hon Ch ef Minister be pleased to state

How much of Khar j Khata Poramboke and grazing land was given on patta n Ad labad district from 1st January 1950 to 31st December 1952 ?

شری بی ر م کسں ر و صلع عا ل میں کم موی سہ ع سے
م شکم سہ ع تک ( ) تک ح کھاتہ مہوک و گزیرنگ لینڈ
( Grazing land ) پٹہ پر ی گی

مری سری هری کیا یہ صیا لیںدلس ( Landless ) لوگوں کو
نگی هیں

مری بی م کس و موعد میں مع کا صل ہے هرمں سکے ڈ
کلاسس ( Backward classes ) یںدلس Landless (
لوگ می عیا سے در مع هاں ہے

مری کے بل رمهار و کیا بومل ہمت بمصرم بیے هیں کہ سید وں کو
بهی صاب کی هیں

مری بی ر م کس ر و بیے بیمل لاوں وس کے صب سید لہ کو بهاب
بہیں ی گی هیں

## PETITIONS ON FAMINE CONDITIONS

*178 (840) *Shr G Hanumantha Rao* W ll the hon Ch ef M n ster be pleased to state

(*a*) Whether Government have rece ved any pet t ons from the people of Khammam Yellandu Boorgampad Ma dh ra and Palwancl a regard ng the famine cond t ons prevail ng there n ?

(*b*) Whether t s a fact that Shri T B V thal Rao M P has wr tten a letter to tl e Ch ef M n ster n th s connect on ?

مری بی م کس و یہ صحیح ہے کہ کھمم لندو بو کم بهاڑ مدهر
ور پالونچہ بعلوں میں سکرسی کنڈیسس ( Scarc ty Cond t ons )
هونے کے با ے میں کچھ میرے پاس کچھ سس صر ی ( Representat on )
آئے بھے حس پر دی و پر مهب نکس ( Prompt Act on ) لیا گیا ہے

(بی) سری ں ں دبهل و کی حانب سے میرے پاس ب تک کوئی خط صول
بہیں هو ہے

مری حی هسب ر ڈ قیاس کنڈیس Fam ne cond t on (یہ
هونے کے باوجو س علاقہ سے لیوی وصول کی حاں ہے کی گ ہے ؟

مری بی رام کس ر ڈ لیوی کے با ے میں کھمم میں کنٹیسس
( Concess on ) دے گئے هیں ڈ س ی هونے کے بعد لیوی وصول بہیں
کی گی ہے

سری بی رام کسن راؤ اگر ایسا ہو رہا ہے تو آرڈرس ایسے ہونگے

سری سی ہنمنت راؤ جب وہاں ایسی کنڈیشن ہے تو یہ وصولی کیوں کی جاتی ہے ؟

سری بی رام کسن راؤ وہاں جو بھی حالات ہیں ایماس کمشنر نے ان کی جانچ کی ہے اور ابھی نوٹ سے گورنمنٹ نے وہاں کے لوگوں کو جو خاص دعائی دے ہے یہی دن جانچہ جب سیس کے دورن میں بھی ان نے بتایا ہے کہ وہاں ہر معاملہ میں کیا کیا گیا ممکن ہے آنریبل ممبر یہ سمجھے ہوں کہ جو خاص وہاں کے لوگوں کو دیگی ہیں ان سے زیادہ دیئے جائیں یہ بالکل الگ بات ہے

شری سی ہنمنت راؤ مجھے یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ جانسا ور رسنا ہے جو رئیس اور ویٹ آتا تھا کیا وہ تقسیم کیا گیا ؟

سری بی رام کسن راؤ رسنا اور جاتا ہے جو ملک پاوڈر آتا جس کے متعلق آنریبل ممبر لطیفی کا اظہار فرما رہے ہیں وہ قیاس اً بار میں ڈسٹری بیوٹ ( Distribute ) کرنے کے احکام دے گئے ہیں

سری سی ہنمنت راؤ مگر یہ ملک ڈسٹری بیوٹ نہیں ہوا ہے اور وہاں کے لوگ جنگل کے فروٹس ( Fruits ) کھا رہے ہیں

مسٹر اسپیکر یہ سوال کہیں پیدا ہوتا ہے ؟

### GRANT OF LAND ON LEASE

*179 (847) *Shri I K Shroff (Raichur)* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether the land survey No 252 2 acres 5 guntas in Raichur town was leased for 12 years to one Shri Guruh̃nga Sivacharya Swami about two years ago ?

(*b*) If so the purpose for which the land was given ?

(*c*) Is the said land a part of the Gayarana of Raichur town ?

(*d*) Whether the Government are aware that the Swami has sold the said land to a merchant in violation of the terms of lease ?

سری بی رام کسن راؤ ( اے ) ہاں سروے نمبر ( ۲ ) جس کا رقبہ ۲ ایکڑ [illegible] گنٹہ ہے سری گرو لنگا سیوا رہ کو دئیگی ممکنے تاریخ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] نہیں کو کلیم ( Claim ) کر رہی ہے یہ معمولی رسائی [illegible]

کا ی کاعدں ں بہ وک کی ہ سے سے فی حسکی وحہ سے وسوڈ کمسے
یہ س دی

(بی) حو کہ سعو باوں میں کیح میں وح ہے ے ں اکا کہ حول
مربرلس ( Non agricultural purpose ) کے لیے گی ہے
(سی) ں
(ڈی) ہیں

## Famine Conditions

*180 (870) *Shri Vishwasrao Patil (Parenda)* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware of the famine conditions prevailing in Parenda Bhoom Osmanabad and some parts of Kalam taluqas of Osmanabad district ?

(*b*) If so what steps do the Government intend taking to provide relief to these areas ?

سری بی رام کسن راؤ ضلع عثمان‌آباد کے ر ہ ہوم و کلم تعلقوں میں ماس
( Famine ) ہیں ہے کیا وہاں اسکریمی کنہ سس ہیں ماس کندیس
یہ جھگڑا تو پہلے ہی طے ہو چکا ہے مہر حال بار ں رنا ہونے کی وجہ سے ان تعلقوں
کے کچھ دیہاتوں میں حریف اور ربیع کی فصلیں طمہاں محس ہیں ہوئی ہیں حریف
کی فصل کی حد تک وہاں کے کلکٹر اور فامن کمسر کے رکمنڈ یسس
(Recommendations) کے لحاظ سے سہولتیں لگی ہیں ربیع کی فصل فیل (Fail )
ہونے پر کلکٹر نے حال ہی میں پروپوز ( Propose ) کیا ہے کہ بر سلہ
اور ہوم میں روڈ کے لیے ۲ ہزار روپے اور ہزار روپے تقاوی کے طور پر دیے جائیں
یہ صوبہ بیاوہ بورڈ میں سرکولیٹ ( Circulate ) ہو رہی ہے س
سے قبل ہی پرنڈہ کے ۲ ور کلم تعلقہ کے ۴ دیہاتوں میں قسط کا سسپنس
( Suspension ) دیا گیا ہے ربیع کی بابت جو پروپوزلس ( Proposals )
آئے ہیں و گورنمنٹ کے زیر منظوری ہیں

سری وشواس راؤ پٹیل کیا ن علاقوں میں مہ نلی فصل پر لیوی وصول کی گئی ہے ؟

سری بی رام کسن راؤ میں نے کہا ہے کہ قسطوں کا سسپنس دیا گیا ہے

## Shifting of Tahsil Office

*181 (878) *Shri Vishwasrao Patil* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware that great inconvenience is caused to the people of ...

of Osmanabad district consequent on the shifting of Tahsil office and Munsiff's Court from Naldurg ?

(b) If so what steps do the Government intend taking in the matter ?

شری بی رام کشن راؤ  نلدرگ کبھی تحصیل آفس کا ہیڈکوارٹر نہیں رہا ہے  اسلیے شفٹنگ ( Shifting ) کا سوال پیدا نہیں ہوتا  منصف کورٹ قائم کرنے کے بارے میں ملک کی جانب سے بہت سے ریپریزنٹیشن وصول ہوئے ہیں کہ وہاں اڈیشنل منصفی کورٹ قائم کی جائے

(بی) نلدرگ اور منصف کورٹ میں جو کیسس زیر دوران ہیں انہیں دیکھنے کے بعد نلدرگ میں کسی ڈیشنل منصف کورٹ قائم کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی  تحصیل کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں باونڈری ری الائینمنٹ کمیشن (Boundary Realignment Commission) کی سفارشات حکومت کے زیر غور ہیں

## GRANT OF FINANCIAL AID

*182 (871) *Shri Vishwasrao Patil* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

Whether and if so how much financial aid is given by the Government till now and from which fund in Osmanabad district for the following purposes ?

1 The marriage of orphan girls and young widows
2 Education of orphan boys and girls
3 Pension to destitute women

مسٹر فاروقی ہیاباللیشن (شری دگمبر راؤ بندو)  عثمان آباد ضلع کی حد تک صحیح فگرس ( Figures ) دینا مشکل ہے  اسلیے کہ ری ہیابلیٹیشن کا کام الگ الگ علاقوں میں ہوا ہے  آج تک ایک کروڑ سے زاید روپیہ اس کام پر خرچ کیا گیا ہے  یہ روپیہ گذشتہ دس ساڑھے دس سال کے عرصہ میں نہ صرف پولیس ایکشن کے زمانے سے خرچ ہوا ہے  اول یہ کہ بہت سے مکانات ایسے تھے جو ان لوگوں پر خرچ کیے گئے ہیں  جو لوگ پولیس ایکشن سے پہلے سرحدات سے باہر نکلے گئے تھے ان کی مدد کی گئی  ان لوگوں کو لاکر بسانے پر خرچہ ہوا  اسی طرح پولیس ایکشن کے فوری بعد کے حالات میں لوگوں کی مدد کرنی پڑی

(۱) شادی کے لیے ( ۲) عورتوں کو مدد دی گئی ۸ مدد سے ۲ روپے

(۲) جو لڑکے اور لڑکیاں سیم ہوم میں ہیں ان میں سے (   ۲) کو   روپیے سے لیکر روپیے تک ایجوکیشن ( Education ) کے لیے مدد دی گئی

(۳) پنشن کے طور پر (۲۴) لاکھ روپیے خرچ کیے گئے   اور سرمایہ (   ) بیواؤں کو دس سال تک وظیفہ دیا گیا   اس طرح جملہ رقم میں سے کچھ ملٹری گورنر مد سے خرچ کی گئی اور کچھ رقم گورنمنٹ نے اپنے حوالے سے خرچ کیا   اسکی تفصیلات کے بارے میں محکمہ کی طرف سے ایک نوٹ مرتب کیا گیا ہے   میں نے حکم دیا ہے کہ الگ الگ آئٹمس کی تفصیل کے ساتھ ہاؤس کے آئندہ سیشن میں یہ رپورٹ پیش کی جائے میں سمجھتا ہوں ایک ہفتہ کے اندر یہ کام مکمل ہو جائیگی

شری سید حسن   پری پولیس ایکشن ( Pre Police Action ) کے لوگوں پر کیا خرچ ہوا اور پولیس ایکشن میں اور اسکے بعد جو لوگ متاثر ہوئے انکو کتنی مدد دی گئی ؟ کیا اسکی تفصیل آنریبل منسٹر علحدہ بتلاسکینگے ؟

شری دگمبر راؤ بندو   منسٹر   میں کہ میں سکی تفصیل نہیں بتاسکتا البتہ اندازاً بتاسکتا ہوں کہ پولیس ایکشن کے بعد مجروحین کو (   ) مستحقین امداد دی گئی ہے

شری ایم ایس راؤ کوا لے   طالبعلموں کے اسکالرشپس ( Scholarships ) پر جو خرچ کیا جارہا ہے وہ ہر طالب علم پر کیا صرف کیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو   ماہوار   روپیہ سے   دس روپیہ تک ہر طالب علم اسکالرشپ دیا گیا ہے

شری سید حسن   ری ہیبلیٹیشن ( Rehabilitation ) کیلئے بھی کیا کوئی پراویژن ( Provision ) رکھا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو   پرائم منسٹر صاحب حیدرآباد آئے تھے   انہوں نے عثمان آباد کا دورہ کیا تھا اور وہاں کی بہبودی کے لیے بھی غور کیا تھا اور انکی رائے تھی کہ یہاں کے لوگوں کو امداد دینی ضروری ہے   اسکے لیے سوشل ری ہیبلیٹیشن کمیٹی ( Social Rehabilitation Committee ) بنائی گئی تھی   اس کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ   سال کیلئے (   ) لاکھ کا پراویژن رکھنا ضروری ہے   گورنمنٹ آف انڈیا سے پراویژن کی درخواست کی گئی ہے   چونکہ یہ اسکیم ابھی عمل میں نہیں لائی جاری ہے اسلیے بجٹ میں پراویژن نہیں رکھا گیا

شری سید حسن   کیسے سیم بچوں کو سیم خانوں میں شریک کیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو   اسکی تفصیل میرے پاس نہیں ہے   البتہ اجمالی طور پر بتاسکتا ہوں کہ فیگرس ورک آؤٹ ( Figures workout ) کرنے کی ضرورت ہے   ایک ہفتہ تک اگر آپ انتظار کریں تو میں اسکا نوٹ بھیج سکتا ہوں

[illegible] کا خاتمہ کیا گیا یا بند کر دیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : میرے پاس اصلی فگرس ( Figures ) نہیں ہیں

شری وی ڈی دیسپانڈے : ( گورنمنٹ ) ری ہیبلیٹیشن سکیم ( Rehabilitation Scheme ) جسکا ابھی ذکر کیا گیا کیا اس کے تحت حکومت ہند کیا مدد دے رہی ہے اور حکومت ہند امداد کس حد تک دے رہی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : یہ ابھی طے نہیں ہوا ہے کہ حکومت ہند کیا دیگی اور حکومت ہند امداد کیا دیگی البتہ گورنمنٹ نے پلاننگ سنٹر کو دی ہے کے ساتھ غور کر رہی ہے اس کے بعد عمل ہوگا

شری وی ڈی دیسپانڈے : ابھی حکومت ہند نے کیا کی مدد دی کیسی رہیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو : کام کے مطابق جو ممکن ہوگا مدد کی جائیگی

شری سید حسن : بیروزگاری بڑھتی جارہی ہے کیا اس سکیم کے تحت اس پر غور کیا جارہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ ری ہیبلیٹیشن اور بیروزگاری ان دونوں کو غلط فہمی کے تحت مخلوط کیا جارہا ہے بیروزگاری کا مسئلہ ایسا ہے کہ جس میں ری ہیبلیٹیشن کا کام مخلوط ہو رہا ہے ان دونوں مسائل پر ہمیں الگ الگ سوچنا چاہئے ری ہیبلیٹیشن کا مقصد بیروزگاری کو دور کرنا نہیں ہے بلکہ جو لوگ کسی غیر متوقعہ حادثے کی زد میں آگئے ہیں ان کی امداد دکھانا اسکا مقصد ہے اور اس مقصد کی تکمیل پر سال پہلے ہو چکی ہے البتہ کچھ لوگ ایسے باقی رہ گئے ہیں جنہیں امداد دینا ضروری ہے حکومت نے انکو امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے

## Rehabilitation Work

*185 (878) *Shri Vishwasrao Patil*: Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(a) What financial aid is given by Government to Osmanabad district uptill now for rehabilitation work?

(b) Does the Government think that this aid is sufficient for the work?

(c) How is this financial aid distributed by the Government?

(d) Is there any permanent scheme before the Government for the rehabilitation works?

سری دگمبر راؤ بندو حرود ے کا ہ ب نہ ہےکہ س تعلق سے عنان د ضلع
مس کاسع بہ برید ( Cottage Industries ) کی حو سکیم بنائی گئی ہے اسر
انک لاکھ دس ھر رو بہ ہ ح کیے ہ ہے ھس اس سکیم کے تحت ہ عور ن کو
پہ و بہ ماہانہ ے لئے ھس سٹریوں بہ ھلتھ سنٹرس (Maternity and
Health Centres) مس کا کام سکھنے کیلیے ہ عو ن آئی ھس ن کے لیے
( ۹۲ ) رو ے ح کیے گیے ھس کاسع نسٹر رکہ کا بانی کے ہ بہ مجلائے کی حاظ
وبر ھاو س بکم کیلیے (۲۹۸ ٦) و ےگیے ھس ور سم بچوں کے سکالرسپس
کیلیے ( ) رو ے منظ کیے گیے ھس دولس انکس سے پہلے اور بعد جی لہ گوں
کے مکانات بنا ھ ے ھس نہیں الی د ٹس فراھم کرنے کی عرض سے انک لاکھ رو یہ
منظو کیے گیے ھس ساب سو نہ ول کہ اچ رو یہ سے دس رو بید ماھانہ تک ہس سال
کیلئے امداد دبجار ہی ہے دو مورد ن کہ سادی کرنے و رو ہ سے دو و رو بہ تک
امداد دیگئی ہے ح س ھزار رو بہ کا کپڑا تقسیم کیا گیا ہے علاوہ لون اسے لوگوں کو
دیا گیا ہے ہ دولس انکس سے پہلے و بعد مصیبت میں آگیے تھے

حرو ی کا حوب وھی ہے ہ مس نے اس سے پہلے کے ہ ل کے حوب میں کہا ہے
حرو سی ورڈی کا ہ ب ہ ہے کہ کلکٹر ہ سکے دمہ د ھس کی رپورٹ سے معلوم
ھو کہ ری ھسیلسس ( Rehabilitation ) کا کام بہت کچھ ھوچکا ہے حو
تھوڑا بہت باقی رکھا ہے وہ بہی اج چھ مہینہ میں پورا ھوجایگا ری ھسلسس
کمیی ( Rehabilitation Committee ) کی طرف سے تک سکیم مرتب کنگی
ہے حو گورنمنٹ کے زیر غور ہے حو مداد دیجاتی ہے و کلکٹر کے ذریعہ دیجاتی ہے
ری ھیبلسس کا مطلب عارضی امداد کا ہے کوی مستقل اسکیم نہیں ہے

سری سید حسن کیا آ مل مسٹر کے پاس عنان باد کی بہ ول ر ہم حول
کے عداد و شما ھس ؟

سری د گمبر راؤ بندو سکا ریکاڈ میرے س اسوقت نہیں ہے

سری سید حسن کیا سے عدد و شما ضروری نہیں ھس ؟

شری دگمبر راؤ بندو اگر ا کی خواہش ہ لوس دیجیے میں منگوا دیگا

## Displaced Persons

*1849 (98) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(a) The number of displaced persons who have migrated in to this State by the end of 1952 ?

(b) How are they rehabilitated ?

[illegible] پنجاب سے جو لوگ آئے ان کی تعداد (۲٦۹) ہے م

نکر ری ب ( Rehabilitate ) کرنے کا مسئلہ گورنمنٹ کے زیر غور ہیں ہے
جہاں تک ری ... سلسلہ میں ( Rehabilitation ) کا مسئلہ ہے مرکزی گورنمنٹ سے متعلق
... میں مختلف لوگوں کو بھیجا ہے جہاں یہ ... لگ رہے ہیں و ... رہے ط
رہے ہیں و مختلف قسم کے دوکانات لگا کر بیوپار کر رہے ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے کیا یہ صحیح ہے کہ حال ہی میں ایک بیاچ (Batch)
... آیا ہے جس کو ... آباد میں ری ہیبلٹیٹ ( Rehabilitate ) کیا جا سکا ؟

شری ڈاکٹر راؤ بلدو یہ بیاچ ( Batch ) سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے یہاں
بھیجا گیا ہے ... لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کریں اور ... و ...
سنٹرل گورنمنٹ نے کوئی ... کہا ہے ... ان لوگوں کی طرف سے ... 
(Representation) کیا گیا ہے لیکن سنٹرل گورنمنٹ ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی ہے

## Rehabilitation of Refugees

*185 (886) *Shri G Sreeramalu* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(*a*) The number of refugees rehabilitated in the State so far ?

(*b*) The amount of financial aid given to them ?

شری ڈاکٹر راؤ بلدو ... کا جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے کے ... میں
جیسا کہ میں نے کہا حکومت کی طرف سے ... کو یہاں بسایا گیا ہے اور اس سلسلہ
میں کوئی مدد نہیں دی گئی ہے ... کا جواب یہ ہے کہ کوئی فائنانشل ہلپ
( Financial help ) نہیں دی گئی ہے

شری سید حسن ... کا ... کیا ... کے ... کو نہیں دیا گیا ؟ کیا
یہ امداد نہیں ہے ؟

شری ڈاکٹر راؤ بلدو ... لگ ... مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا
کارروائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ... (Displaced person)
نہیں ہیں

شری جی سری راملو کیا حکومت ... ری ہیبلیٹیشن ہو گیا ؟ کیا
انہیں ... نہیں ... گئے ؟

شری ڈاکٹر راؤ بلدو نہیں ...

... اس ... حکومت ... اور حکومت حیدرآباد کے ... لائق ...
... ( Refugee families ) کو دینے کے سلسلہ میں کیا کوئی
... رہی ہے ؟

سری دگمبر واڑ بدو س کا س ـ لیے کی علی س ـ ے ـ ـ ل کیا
ے و ان لوگوں سے علی رکھا ہے کہ ـ کسان ـ ے گے مص وں کی ـ بد
ک ڈں کے ص ـ ے لی ـ ی ھے س لیے ـ ل کا لی حو لے ـ ھ کیا
کے معلق س عاے س ـ ـ وگا

DISTRICT PLANNING COMMITTEE

*188 (848) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Supply and Planning be pleased to state

(*a*) What are the recommendations made by the District Planning Comm ttee Raichur with regard to starting of Ayur vedic and Unani dispensaries and a T B Sanatorium in the district ?

(*b*) Whether the Government have accepted these re comme idations ?

(*c*) If so the steps taken by the Government to imple ment them ?

(*d*) If not the reasons for not accepting or implementing them ?

*The Minister for Agriculture Supply Planning and Le gislature* (*Dr M Channa Reddy*) (*a*) The recommendations were

(1) That all villages having a population of 2 000 or more should have an Ayurvedic dispensary

(2) That no town should have both an Allopathic and an Ayurvedic dispensary

(3) A Sanatorium at Kushtagi or some other suitable place in the district should be established

(*b*) The Medical Department agreed that the sugges tions of the District Planning Committee were worthy of consideration But due to the non availability of funds they regretted their inability to do anything in the matter for the moment These proposals therefore were not put up to Government

(*c*) The question does not arise

(*d*) The reason for not accepting the plan is the paucity of funds

## Press Notes and Bulletins

*187 (99) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Information be pleased to state

(*a*) The expenditure incurred monthly on press notes and unofficial notes (Bulletins) issued by the Director of Information & Public Relations Department?

(*b*) The number of bulletins distributed daily by the aforesaid Department?

(*c*) The purpose of issuing the above bulletins?

شری بی رام کسن راؤ (اے) کا جواب یہ ہے کہ اوسط ماہانہ اکسپنڈیچر
(Average monthly Expenditure) - ان آفیشل نوٹس (Un official Notes) پر
خرچ کیا جاتا ہے وہ (٦ ٦٣١) ہے (بی) کا جواب یہ ہے کہ ریلیزس (Releases)
(٩٢) مختلف اڈریسس پر بھیجے جاتے ہیں (سی) کا جواب یہ ہے کہ پریس نوٹ
(Press Notes) جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کے ان ایکٹیویٹیز (Activities)
کے متعلق جن سے پبلک کو دلچسپی ہے فالس رپورٹس ( False reports ) نہ آئیں
بلکہ صحیح صحیح انفرمیشن ان کو ملا کرے اسی مقصد کے تحت وہ جاری ہوا کرتے
ہیں

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح نہیں کہ تمام منسٹرس کی اسپیچس
( Speeches ) اس کے ذریعہ شائع ہوتی ہیں ؟

شری بی رام کسن راؤ منسٹرس کی اسپیچس انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ نہیں
چھاپی جاتی ہیں بلکہ ان کے چھاپنے کے دو طریقے ہوا کرتے ہیں ایک تو یہ کہ
پریس والے خود اس کو چھاپتے ہیں دوسرے یہ کہ جب کبھی کوئی منسٹر کسی اہم
پالیسی کا ڈکلریشن ( Declaration ) کرتے ہیں تو ان آفیشل نوٹ ایشو
( Issue ) کیا جاتا ہے ورنہ عموماً منسٹر کی اسپیچ اس کے ذریعہ چھاپی نہیں
جاتی

شری ڈی رگھویاں گزشتہ مرتبہ جب عام انتخاب کی تک بک آئی تھی تو
کیا کانگریس ایم ایل ایز کی لسٹ اور ہسٹریز خاص طور پر چھاپنے کا انتظام نہیں کیا
گیا تھا ؟

شری بی رام کسن راؤ اوس وقت کیا ہوا میں نہیں کہہ سکتا لیکن کسی پولیٹیکل
پارٹی ( Political party ) کے لوگوں کی اسپیچس جمع کر کے چھاپنے یا [illegible]
[illegible] کے متعلق کوئی ڈائرکشن ( Direction ) حکومت کی جانب سے نہیں دیا گیا

شری وی ڈی دیشپانڈے گزشتہ سیشن کے موقع پر خاص طور پر کانگریس ایم ایل اے کے ٹوپیوں اور اسکیچس شائع کرنے کے متعلق سرکیولر نکالا گیا تھا سرکیولر ٹوپیوں اور ڈائرکٹریز میں کیے جاسکتے ہیں جو ایک ہی پارٹی کے اس طرح کی مدد نہیں حکومت اس کیا اسٹپ لے رہی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ جب گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش ہوا تو گورنمنٹ کو ڈیفنڈ ( Defend ) کرنے کی خاطر اگر کوئی خبر ایسی شائع ہی کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن جہاں تک میری اطلاع ہے ایسا نہیں کیا گیا

شری ایم بچھا دوران سیشن میں آنریبل ممبرس یہاں رہتے ہیں لیکن بلس اون کے ڈومیسائل اڈرس پر بھیجا جاتا ہے اسکی کیا وجہ ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ جہاں کہیں آنریبل ممبرس رہا کرتے ہیں اون کے ڈومیسائل اڈرس پر انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے نہیں بھیجا جاتا ہے

شری ایم بچھا کیا انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو اس کی اطلاع نہیں رہی کہ آنریبل ممبرس سیشن میں رہتے ہیں ؟

شری بی رام کشن راؤ ایسا اوس وقت ہوا ہوگا جبکہ آنریبل ممبرس اپنے کوارٹرس میں نہ ہونگے اون کے یہاں آنے سے پہلے ہی وہ ڈسپاچ (Despatch) کردیا گیا ہوگا

شری ایم بچھا اب بھی اسی اڈرس پر بھیجے جارہے ہیں اسکی کیا وجہ ہے ؟

*Mr Speaker* No arguments for the purpose of eliciting information

شری وی ڈی دیشپانڈے میرا ایک سوال ہے اسمبلی میں تین قسم کی اسکیچس ہوا کرتی ہیں ممبرس کی کانگریس ایم ایل اے کی اور اپوزیشن ایم ایل اے کی ان تینوں میں سے کس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ کونسی اسکیچس گورنمنٹ کی پالیسی کی ہیں لاسٹ ٹائم ( Last time ) ممبرس اور کانگریس ایم ایل اے کی اسکیچس کی پبلسٹی ( Publicity ) پر حکومت کا پیسہ خرچ کیا گیا اور اون کے فوٹو بلاکس وغیرہ بنواکر چھپائے گئے

شری بی رام کشن راؤ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے پروپگنڈہ کے لیے پیسہ خرچ کرنا چاہیے میں تو سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد کی حکومت اپنے پروپگنڈہ کے لیے بہت کم پیسہ خرچ کررہی ہے میں تو آپ سے اس سلسلہ میں اور زیادہ پیسہ مانگنے والا [illegible]

شری وی ڈی دیشپانڈے کیا حکومت انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو کانگریس کی [illegible] ( Property ) سمجھتی ہے [illegible]

شری بی رام کرشن راؤ: کانگریس ہم دل تو حکومت کی سٹرینگتھ ( Strength ) کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے اون کی رائے کی سمجھ کرنا حکومت کا فرض ہے

شری ایم چھا: سمیلن نے جو نسبہ اس سلسلہ میں منظور کیا تھا کیا وہ ( ) ہم اہل تر کے لیے منظور نہیں کیا تھا ؟

شری بی رام کرشن راؤ: اس رقم کو ( ) ایم اہل اہر کے لیے ہی استعمال کیا جا رہا ہے جہاں کہیں حکومت مناسب سمجھتی ہے وہ ان حدود کے اندر رہنا ویکنڈ کرتی ہے وہ ایسا کرنا وس کا فرض ہے

شری وی ڈی دشپانڈے: حکومت کے سوا اور کسی ان آفیشل (Un official) درون کی پبلسٹی کیجاتی ہے اس سلسلہ میں ڈپارٹمنٹ کی کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کرشن راؤ: جہاں کہیں قوم کے فائدہ کی کوئی خبر ہو اس کا یا حکومت کی کیونسر کو سمجھتے ہیں یہ ہیں پیش کرنے کے لیے اس کا برابر پرچار کرتی ہے اور یا رہی ہوں یا آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہوں جب حکومت کے کسی کام کی تعریف کرتے ہیں تو وس کی سپورٹ ( Support ) کے لیے وہ سچے معلومات عوام تک پہنچانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اگر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کوئی ایسی تقریر کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ فوٹو کے ساتھ اون کی تقریر چھاپنے کا انتظام کرادونگا

Laughter

شری وی ڈی دشپانڈے: سوشل ( Social ) اور کلچرل ( Cultural ادارون کی پبلسٹی کے بارے میں کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کرشن راؤ: سوشل اور کلچرل ادارون کی پبلسٹی کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو کوئی شکایت نہ ہونی چاہیے مثلا اون کا دری پسند ادب اور اون کے شاعروں وغیرہ کے متعلق انفرمیشن ڈپارٹمنٹ پبلسٹی دیتا ہے جس طرح کہ کانگریس ہم دل اہر کی منصف کی پبلسٹی کرتا ہے

شری وی ڈی دشپانڈے: میرا سوال آنریبل ممبر نہیں سمجھے سوشل اور کلچرل اداروں کی پبلسٹی دیتی ہے اوس کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کرشن راؤ: پالیسی یہ ہے کہ مثلا انڈین سوشل ورکرز کانفرنس کے جو کنونشن ہوتے ہیں ان کی یا سوشل ویلفیر ایکٹیویٹیز ( Social welfare Activities ) کی پبلسٹی کیجاتی ہے کسی کو بوسٹ ( boost ) کرنا مقصود نہیں ہے اگر آنریبل ممبر آف دی اپوزیشن چاہتے ہیں کہ کسی سوشل [illegible] کی پبلسٹی کیجائے تو برابر کیجائے گی یہی حکومت کی پالیسی ہے

CONSTRUCTION OF CEMENT ROAD

*189 (82) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

The expenditure incurred on the construction of the cement road leading to Padmaja Naidu s house in Hyderabad during January 1958 ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —हैदराबाद म्युनसिपल कारपोरेशन न बकघाप सिमट ककरीट होस से मिस पदमजा नायड जहा रहती ह उनके घरके करीब की गलीतक जो सिमट की सडक बनाईह उस पर १ २६२ रुपयें खच कियेगय ह

श्री रगराव वसमुख (गगाखड) चूकी खिडिया क प्राविम मिनिस्टर यहा आनवाले थ क्या जिसलिय जिस सडक की तामीर का हुकुम दिया गया ?

श्री अण्णाराव गणमखी —यह गलत ह यह जो गली ह जिसम बारिश के जमान म कीचड पैदा होजाता था और जिसकी वजहसे आवाम को जियादा तकलीफ होती थी बारबार जिस पर खर्च करन की बजाय यह मनासिब समझागया कि अक ही बार खच करके अक सिमट रोड तयार किया जाय यह सडक हैदराबाद म्युन्सिपल कारपोरेशन की ह और कारपोरेशन न यह सडक बनवाकी हा

श्री रगराव वसमुख यह जो सिमट की सडक बनाईगयी ह वह सिफ मिस् पदमजा नायडू के घर तक ही बनी हैं और बाकी गली वसे ही पडी ह

GRAM PANCHAYATS

*190 (169) *Shri Shrihari* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(*a*) The number of elected Gram Panchayats in Adilabad district ?

(*b*) The number of Gram Panchayats actually functioning at present ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —

(ओ) आदिलाबाद जिले मे २५ ग्रामपचायते जिलेक्टेड (Elected) हैं

(बी) उसमें से १९ पचायते काम ह कर रही ।

श्री श्रीहरि —क्या आनरेबल मिनिस्टर यह बतायगे की जिन ग्रामपचायतो को सर्कार की तरफ से कोभी जिमदारा दी जाती ह ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —[illegible]

आप नोटीस दगे तो मै जवाब दूगा

PANCHAYAT COMMITTEE

*191 (160 A) *Shri Shrihari*: Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Deputy Collector of Adilabad Division did not reply to the queries made by the Boath road (Bodadi Bg) Panchayat Committee?

(b) If so for what reasons?

(c) Whether any action has been taken against the Deputy Collector?

श्री आण्मारात्र गुणमुखी –

(अ) यह बात सही नही है। आदिलाबाद के डेप्युटि कलेक्टर जिस किसम की जिसका चिठ्ठी द्वारा मिलते ही फौरन वहा पर गये। जब अुन्हे दरख्वास्त वसूल हुवी तुरत अुस मुकाम पर गय। और अुनके लेटर में जो बहुत सी बाते थी वे अुन्हे समझायी और कायवाही के बारे म जानकारी दी कि अुसका प्रोसिजर क्या होता है।

(बी) यह सवाल पैदा नही होता (सी) सवाल पैदा नही होता।

श्री श्रीहरी –यह दरख्वास्त कब वसूल हुवी और जिस पर क्या अमल किया गया?

श्री अण्णाराव गणमुखी –मेरा जिनफरमेशन यह है कि डेप्युटि कलेक्टर के पास १ नोव्हेंबर को दरख्वास्त वसूल हुवी और १६ नवम्बर को डिस्ट्रिक्ट कलेक्टर अुस मुकाम पर पुहुच और अुन्होने वहा पर लोगो को समझाया।

अक आनरेबल मेंबर –वहा जाकर डेप्युटि कलेक्टर न क्या किया?

श्री अण्णाराव गणमुखी –सवाल यह है कि अुनकी दरख्वास्त आने के बाद अुस पर तवज्जो क्या नही की गयी यह सही नही है। लेकिन वहा जाकर अुनका जो सस्पीशन (Suspicion) था वह दूर किया गया है।

DISTRICT BOARD

*192 (249) *Shrimati S Lakshmi Bai*: Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(a) The income and expenditure of the Nizamabad District Board during the last three years?

(b) The amount allotted by the District Board to Banswada taluqa for development work during 1950 to 1952?

(c) The work done so far?

श्री अण्णाराव गणमुखी —

(अ) निजामाबाद डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की आमदनी और खर्च हस्ब जेल है।

| सन् | | रु | आ | पा |
|---|---|---|---|---|
| १९४९ ५ | की आमदनी (आक्टोबर ४८ से मार्च १९५ | १६ १३३ | ३ | |
| | खर्च (आक्टोबर ४८ से मार्च १९५ | ८९ ११४ | ९ | ३ |
| १९५ ५१ | की आमदनी (अप्रील १ ५ से मार्च १९५१ | ३ ९७ ९४५ | ४ | |
| | खर्च अप्रील १९५ से मार्च १९५१ | २ ३ ७ | ४ | ६ |
| १९५१ ५२ | की आमदनी (अप्रील १९५१ से मार्च १९५२ | ३ ३३ ८८१ | ८ | |
| | खर्च अप्रील १९५१ से मार्च १९५२ | २ ३८ ५७१ | १ | ४ |

(बी) बासवाडा तालुके के डेव्हलपमेंट के लिये निजामाबाद के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की तरफ से १९५ ५१ और १९५१ ५२ मे जिस तरह ग्रांट दी गयी

सन् १९५ ५१ ३८ ५ रुपये सन ५१ ५२ ३५ ३३२ रुपये।

(सी) जिजेम ४२ काम शुरू किये गये और ३ मुकम्मिल होगये हैं।

## Construction of Roads

*108 (2 0) *Shrimati S Lakami Bai* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

If there is any proposal to construct roads connecting

(i) Pitland and Chillargi

(ii) Kodapaigal and Kurcgaon

(iii) Dachepalli and Ramayanpet ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —जिस सडकों को बनाने का गव्हर्नमेंट के पास कोई प्रपोजल नही है

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई (बांसवाडा) —जिस साल जिनकम कितना होगा और वह पैसा किस तरह खर्च किया जायेगा ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —जितनी आमदनी उतना ही खर्च होगा और जो खर्च होगा उसमें जिन पर भी खर्च किया जायेगा।

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई —मेरा पूछने का मकसद यह था कि कुछ गांव कम्युनिटि प्राजेक्टस के तहत आते हैं। लेकिन सब गांव जिसम नही आते। क्या गव्हर्नमेंट असे गावोंके डेव्हलपमेंट के लिये लोकल बोर्ड को हिदायत करेगी ?

श्री अण्णाराव गणमुखी —डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की जो आमदनी होती है वह जिस तरह चाहे अपनी रकम खर्च कर सकती है। गव्हर्नमेंट जिसके बारे में पाबंदी नही करती की वह रकम किसी तरह खर्च की जाय।

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई —बात यह है कि लोकल बोर्ड को जहां से पैसा वसूल होता है उस मुकाम के लिये उस रकम को खर्च नही किया जाता और पूरा पैसा किसी अेक ही गाव के लिये खर्च होता है तो यह रकम तालुकेवार खर्च करने की जिस्ट्रक्शन क्यों नही दी जाती ?

श्री अण्णाराव गवमुखी जो रक्कम जहा से आती है वही पर खर्च की जाय ऐसा कोई नियम नहीं है जहा जरूरत होती है वहा उस रक्कम को खर्च की जासकती है। लेकिन डिविसिबल (I quitable) खर्च करने का लिहाज रखजान के संबध में कोई पाबदी नहीं है।

*Shri I K Shroff* I have to ask one more question Sir question No 180 (816)

*Mr Speaker* That will be answered tomorrow

*Shri M Buchiah* I rise to a point of order Sir regarding non official resolutions I wish to invite the attention of the House to Rule 140 (8) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules It reads

A member who has given notice of more than one resolution shall intimate to the Secretary the order in which he desires to move them In the absence of such intimation the Speaker may arrange them in any order he deems fit The order of resolutions so arranged shall not be changed except with the consent of the Speaker and the Minister in charge of the Department concerned

If a Member has given notice of more than one resolution and his name comes first in the ballot all the resolutions that stand in his name should be put in the consecutive order and not as No 1 24 and so on

*Mr Speaker* We shall take up that matter when we come to the resolutions

Now we shall take up the Legislative Business

## Unstarred Questions and Answers

### *Arrest of Labourers*

68 (19) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Labour be pleased to state

(*a*) Whether any labourers of Bellampally collieries were arrested in the month of January and February 1958 ?

(*b*) If so their names and the reasons for their arrest ?

*Shri Vinayak Rao Vidyalankar* (*a*) The labour problems of collieries are not within the purview of the Labour Department of the Government of Hyderabad but they are looked into by the Government of India

(*b*) Does not arise

*Mr Speaker* I shall read out Rule No 105 (1) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules —

On the motion for leave to introduce a Bill, the mover may make a brief explanatory statement If the motion is opposed the Speaker may permit a brief explanatory statement from the member who opposes and a brief reply from the mover and shall then without further debate put the question thereon If leave to introduce the Bill is granted the mover shall forthwith introduce the Bill

The provisions of the above Rule should be borne in mind by the Members

The first item under Legislative Business is

Shri K Shrinivas Rao to move for leave to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill, 1958

*Shri K Shrinivas Rao* Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill 1958

దీని ముఖ్య ఉద్దేశములు —ఇది ముఖ్యంగా వ్యవసాయ కూలీలకు సంబంధించిన సమస్య భారతదేశంలో వ్యవసాయ కూలీలు రైతులదగ్గర నోటిమాటుద్వారాగాని పత్రముద్వారాగాని కొన్ని ఒడంబడికలు చేసుకొని ఉద్యోగం చేస్తూ ఉంటారు వారు అనేకసార్లైన అప్పులు [illegible] తోటి తెచ్చుకుంటూ తర తరాలుగా తీర్చుకుంటూ ఉంటారు తండ్రిచేసిన అప్పులు కొడుకులు తీరుస్తూ ఉంటారు ఇప్పటికీ కూడా తీరకుండా ఉంటాయి కొద్దిగా మిగిలిన [illegible] కూడా అప్పు తీరుస్తుంటారు వారి జీవితాల విషయంలో కూడా అనేక [illegible] తక్కువ ఉండాలని ఎక్కువ ఉండాలని కోరుతుంటారు దానిని గురించి 1343 ఫసలీలో చేసిన (Mohedat e Bhagelagan Act ) అది ఒక భాగాన్ని ఉన్నది ఈ కాయిదాను చూస్తే చాలా బాగా ఉన్నది ఈ రోజువరకు వ్యవసాయ కూలీలకు ఉండే అప్పులు రద్దయి పోవాలని దానికి ఇచ్చేటటువంటి అప్పులన్నీ ఎంతకాలం లోపున పూర్తి అయ్యేటట్లు ఉండాలని ఉన్నది అట్లా పూర్తిగాని పక్షంలో ఆ అప్పు ఇచ్చినదానికి కూలి [illegible] కాదు కూడాను ఈ విధముగా సౌకర్యాలు ఉన్నమాట వాస్తవమే కాని నేను పర్యటన వెళ్ళినప్పుడు మాకాను వ్యవసాయ కూలీలకు వారికి ఇచ్చేటటువంటి కూలీలు ఇవ్వకపోవడం [illegible] కూలీలు ఇవ్వక పోతే వారు ఎక్కడికి పోవాలి? ఏ ఉద్యోగము చెయ్యాలి? అప్పుడు ఆ యాజమాన్యము [illegible] చేసేటటువంటి పరిష్కారానికి [illegible] ఎవరికి పోవాలి [illegible] 200 గ్రామా లుంటాయి ఈ రెండువందల గ్రామాలనుంచి సుమారు 20 30 [illegible] వ్యవసాయకూలీ [illegible]

4

ప్రభుత్వ టి [illegible] దండించక చేసుకొని లొంగిపోవుట జరుగుతూ వచ్చింది ౧౩౫౯ ఫసలీల చేసినటువంటి శాసనము ఇంతవరకు (Implement) కాలేకపోయింది. అట శాసనములయినప్పటి రూపంలో కాదు. శాసనము చేసినవారు అది నిజముగా అమలులో [illegible] కాని [illegible] కాదు. నిజంగా చేసిన ఉద్దేశ్యం ఆ శాసనం అమలులోకి రావలెనంటే ప్రభుత్వ ఇందు కొరకు లో ఉండునని అమలులోకి వస్తుంది. వంద, రెండువందల గ్రామాలు [illegible] కౌలుదారులు [illegible] నెంబరు చేసి అక్కడ తగాదా పెట్టినారు దానికి ఆయన విచారిస్తారు అని చెప్పి [illegible] — "మీరు అడగకుండానే శాసనము చేశాము కాగితములమీద ఉంటుంది. ఏ సాక్ష్యం చేయుము మీరు దానిని వదులుకొని రైతులకు లొంగిపోండి లేదా [illegible] నిర్ణయించు [illegible]" అని తెలిపింది. ౧౩౫౯ ఫసలీనుంచి ఇప్పటివరకు ఎనిమిది, తొమ్మిది సంవత్సరములయినది. ఈ తొమ్మిది సంవత్సరములలో దేశంలో చాలా పెద్దపెద్ద మార్పులు వచ్చాయి. ఎన్నికల తరువాత కూడా అనేక గ్రామాలలో, పట్టణాలలో, మ్యునిసిపల్ కమిటీలు పంచాయతీ బోర్డులు ఏర్పడుతున్నాయి. సరే కొన్ని ప్రాంతాలలో కాంగ్రెసువారు మెజారిటీగా రావచ్చు. కొన్ని ప్రాంతాల్లో అపోజిషన్ పార్టీ ( Opposition party ) వారు కూడా రావచ్చును. కాని ఈ కమిటీలు మాత్రం ప్రజలచే ఎన్నుకోబడినవి. ఈ కమిటీసభ్యులు గ్రామాలలో ప్రజానీకంతో సహవాసంలో ఉంటారు. రైతుల వారి సమస్యలు పరిష్కరించుకొనుటకు ప్రత్యక్షంగా తెలిసి [illegible] సలహాలు చెప్పుకొనుటకు అవకాశాలుండును. నేను ఈ బిల్లు తెచ్చిన ముఖ్య ఉద్దేశము వాళ్ళ సహాయకులు కాబట్టే. ఇదివరకు వ్యవసాయ కూలీల ( Disputes ) తగాదాలు కూడా తీర్చుటకు పరిష్కరించడానికి అధికారాలు ఇవ్వబడ్డాయి. కాని ఇటువంటి అధికారాలు ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డ ప్రతినిధులకు, పంచాయతీ బోర్డు మ్యునిసిపల్ కమిటీలకు వ్యవహరించి [illegible] ఇ ముఖ్యోద్దేశము. ఇప్పుడు ఈ మార్పు తీసుకురావాలన్నమాట. అసలు ఈ (Mohedat e Bhagelagan Act) ఇప్పుడు పూర్తి ( force ) తో లేదు ( Implementation ) తో రావాలని ఉద్దేశం అయినప్పటికి అమలులోకి రాలేదు. అప్పుడు ౧౩౫౯ ఫసలీలో ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డ మనుష్యులు లేరు. పటేలు పట్వారీలు ఈ అధికారాలను ఎంతవరకు సద్వినియోగ పరుస్తారని సందేహం ఉండెను. అప్పుడు ప్రజ ఆందోళనకు తట్టుకోలేక ఈ బిల్లు చేశారు. కాని అది మారిపోయింది. ఇప్పుడు పరిస్థితులు వేరు. ఇప్పుడు ప్రజాప్రతినిధులు ఉన్నారు. గ్రామాల్లో కొత్తగా కమిటీలు ఏర్పాటు చేశారు. మీరు అన్న ప్రకారం ఈ ఫైవ్ యియర్ ప్లాన్ ( Five Year Plan ) సక్సెస్‌ఫుల్ ( Successful ) అయితే పంచాయతీ బోర్డులు ఇంకా ఏర్పడతాయి. అటువంటి పరిస్థితిలో ప్రజలకు ఎక్కువ సౌకర్యములు జరుగ వచ్చును. అందుచేత ఇది ( Implement ) కావాలంటే గ్రామాలలో ప్రజలకు సమీపంలో ఉన్న ప్రజా ప్రతినిధులకు ఈ అధికారాలు ఇచ్చినట్లయితే చాలా బాగుంటుందని ఈ మార్పు తీసుక వచ్చాను.

మూడవ పాయింటు ( Pomt ) ఈ ప్రజాప్రతినిధులు పరిష్కరిస్తారా? లేదా అనేది. ఇప్పుడు పంచాయతీ బోర్డులు మ్యునిసిపల్ కమిటీలు పట్టణాలలో, గ్రామాలలో ( Taxation) చేస్తున్నారు. పన్నులు వసూలు చేస్తున్నారు. పన్నులు ఇవ్వకపోతే దానికి తగిన చర్యలు తీసుకొంటున్నారు. ఈ అధికారాలు వారికున్నవి. కాబట్టి ఇటువంటి పరిస్థితిలో ఈ కూలీల సమస్య వారికి పెద్దసమస్య కాదు. ఇక రైతుమీద [illegible] పొందాలంటే ౪౦, ౫౦ రూపాయల

ఉంటే ఎక్కువ తీసుకోలేరు కాబట్టి ఇటువంటి చిన్న చిన్న సమస్యలకు తహశీల్దారులకు అధికారా లుండాలంటూ ఆ యాక్టు ( Implement ) కాదు 10 సంవత్సరాలు పాయి తరువాతకూడా ( Implement ) కాదు కాబట్టి నేను తెచ్చి ఈ బిల్లును ( Concerned Minister ) గారు అసెంబ్లీ ( Discussion ) కు పెట్టి ఈ బిల్లును పాస్ చేయడానికి అనుమతి ఇవ్వాలని కోరుతున్నాను

مسٹر ویربھدر پاٹل   مسٹر اسپیکر سر جو امنڈنگ بل ماؤں بھگلتان کے متعلق سے پیش کیا گیا ہے اوسکا منشا یہ ہے کہ موجودہ قانون کی وجہ سے کاشتکارس ( Cultivators ) اور بھگلتان کے درمیان جو نزاعات رہتے ہیں اسکا تصفیہ کرنے کا اختیار تحصیلدار کو حاصل ہے آنریبل ممبر نے امنڈنگ بل ( Amending Bill ) لایا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ تحصیلدار کے علاوہ نزاعات کے تصفیہ کا اختیار ٹاؤن کمیٹی ( Town Committee ) مونسپل کمیٹی ( Municipal Committee ) اور پنچایت کمیٹی کو بھی ہونا چاہیے   ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ موجود مونسپل کمیٹی ٹاؤن کمیٹی اور پنچایت کمیٹی کے جو کرد فرائض ہیں یہ چیز بھی شامل ہے یا نہیں   اس قسم کے نزاعات کے تصفیہ کا انکو حق حاصل نہیں ہے تو ایسی صورت میں امنڈنگ بل کے تحت ایسے اختیارات نہیں دیے جاسکتے   ہمیں معلوم ہے کہ جہاں جہاں ٹاؤن کمیٹی ہیں وہ تعلقہ ہیڈکوارٹرس میں ہیں اور وہاں تحصیل آفس بھی ہوتا ہے اور تحصیلدار رہتے ہیں اس بل کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو بھگلتان ہیں وہ متعلق ہوتے ہیں اور دیہات میں رہتے ہیں   انہیں اپنے نزاعات کے تصفیہ کے لیے تحصیل تک آنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انکو دشواری ہوتی ہے   اسکو دور کرنے کے لیے ٹاؤن کمیٹی اور پنچایت کمیٹی کو یہ اختیارات دینا چاہیے   یہ خیال ہے   جہاں جہاں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرس ہے قائم ہیں   وہاں بھی تحصیل کے آفس ہیں   ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دشواری پیش آسکتی ہے   اسکے علاوہ میں یہ عرض کرونگا کہ پنچایت کمیٹیاں ہمارے اسٹیٹ میں کافی نہیں ہیں   ایسی صورت میں ہمیں دیکھنا یہ ہے جونکہ ان پنچایت کمیٹیوں کو جو جوڈیشل پاورس ( Judicial powers ) نہیں دیے گئے ہیں اور انکے جو رسڈکشن ( Jurisdiction ) محدود ہے اور جہاں کہیں بھی پنچایت کمیٹیاں ہیں وہ اچھی طرح یہ کام نہیں کرسکتی ہیں ایسی صورت میں اور بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ انکو جوڈیشل پاورس نہیں ہیں اور انکے فرائض میں یہ چیز نہیں ہے ، جدید طور پر یہ فرض ان پر عائد کرنا نہیں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے   اسلئے میں اس امنڈنگ بل کی مخالفت کرتا ہوں

శ్రీ T. శ్రీనివాసరావు

అధ్యక్షా

ఆనరబుల్ మెంబరు (hon Member) గారు ఉద్దేశించిన ఈ బిల్లును చిన్న చిన్న సమస్యలతో యీ చట్టము నాన్-ఇంప్లిమెంటేషన్ ( Non implementation ) కుద్దేశం

మంచిదిగానే ఉండి అని చెప్పడం జరిగింది టౌన్ కమిటీ మ్యునిసిపల్ కమిటీ లాగా సెంట్రల్‌లో ఉంటుంది చూపిస్తారు అక్కడే ఉంటారు టౌన్ కమిటీ దగ్గరకున్నా పోతారు దగ్గరకే పోవచ్చునని చెప్పడం జరిగింది మనకు న్యాయ పంచాయితీ పరిష్కారము చేయడం ద్వారా జరుగుతోంది అని చెప్పారు మూాడవ పాయింటు ఇదివరకు ప్రత్యేకంగా [illegible] చేసి ఉన్నది తిరిగి ఈ శాసనం ద్వారా అధికారం ఇవ్వడం అనవసరము అని చెప్పడం జరిగింది ఇంకా వారు ఈ అధికారం నిర్వహించే పరిస్థితిలోకి రాలేదని కూడా చెప్పడం జరిగింది కాని ఇది చాలా చిన్న సమస్య దీన్ని వారు నిర్వహించ గల్గుతారా? [illegible] ? అని కాదు ఇది ప్రజా [illegible] సమస్య ఈ డెమాక్రసీ (Democracy) రోజుల్లో ప్రతివానికి చాలా కావలసినది అను [illegible] తీర్చడానికి వారి భవిష్యత్ నిర్ణయించడానికి అవకాశాలు ఉన్నయి అటువంటి అవకాశాలు ప్రస్తుతము పరిపాలించే పార్టీ గవర్నమెంటు చేయకపోయినా [illegible] ప్రజల [illegible] వారు ఇవ్వాళ్ళ వ్యవసాయ కూలీలకు సంబంధించిన బిల్లు [illegible] ఇది [illegible] వారికి కొంత మేలు కనీస సౌకర్యాలు కూడా ఉండే కానూను ఎటువంటి [illegible] విచారిస్తారు అని అంటే ఇది ఇంప్లిమెంటేషన్ ( Implementation ) ఎందుకు కాలేదో కారణాల్ని గుర్తించాలి శాసనం అనేకసార్లు [illegible] అనేకసార్లు [illegible] వాళ్ళ అమలు లేకపోవడం వలనే ఆ బిల్లు [illegible] వస్తున్న మాట ప్రజల ఆందోళనకోసం బిల్లులు చేయడం వాటిని అమలులోనికి తెచ్చేందుకు ప్రయత్నించకపోవడం జరుగుతోంది ఈ కానూను చేసినట్లయితే వ్యవసాయ కూలీలకు మేలు కలగడానికి ఒక్కటి మార్గము ఏర్పడి వాళ్ళ అవసరాలు తీర్చేటట్లు జరుగుతుందన్నమాట ప్రజల అవసరములకు శాసనంచేస్తూ ప్రజల ఆందోళనను తగ్గించడానికి కాగితములమీదనే చేసి పబ్లిసిటీ చేయడానికే పనికి వస్తుంది

ఈ కానూన్ను ప్రజల సౌకర్యాలకు ఉపయోగపడదు సౌకర్యాలు లేకపోవడంవల్ల ఇంప్లిమెంటేషన్ ( Implementation ) అందకపోవడం జరుగుతోంది ఈ రాష్ట్రంలో ఎన్నో శాసనాలు జరిగాయి మొత్తం భారతదేశంలో ఎన్నో శాసనాలు చేశారు కొన్ని అమలులోనికి వచ్చాయి కొన్ని రాలేదు దానికి కారణం ఏమిటనేది విచారించాల్సి వుంది ఈ శాసనము వల్ల వాళ్ళకు సౌకర్యాలు కలుగజేసే పరిస్థితులను కల్పిస్తే దానివల్ల లాభం పొందగల్గుతారు వ్యవసాయ కూలీలు స్వయంగా పంట పండిస్తారు వీరు రైతులకు గనుక పెన్షనుల అన్న మాట ఈనాడు పెద్దపెద్ద భూస్వాములు అని ఎవరిని అంటున్నారో వారికి పండిన పంటంతా ఈ కూలీలే పండిస్తున్నారు ఈ కూలీల అభ్యుదయంకింద భూముల కోసం ఉద్యమం జరుగుతోంది వ్యవసాయ కూలీలు కేసులన్నీ నా దగ్గరకు వచ్చాయి ఈ విధంగా ఉన్నటువంటి పరిస్థితుల్లో ఆ సెక్షన్‌ను అట్లాగే ఉంచాలి యూనియన్ కమిటీలు చేయాలా టౌన్ కమిటీలు చేయాలా [illegible] చేయాలి అంటూ ఇంప్లిమెంటేషన్ (Implementation ) చేయడానికి వీలు లేదు అట్లాగే ఉండాలి ఈ కూలీలు [illegible] వాంఛ ఏమిటి?—

ఇప్పుడు ఉన్న ఆనరబుల్ మెంబర్లు బాధ్యతతో ప్రజలచే ఎన్నుకోబడి వచ్చారు వ్యవసాయ కూలీలకు వేతన్ (Wages) కావాలని అడుగుతున్నారు (Industrial Tribunals) పెట్టి లేబరు ( Labour ) కు ఇంత ధరాత్రమే ( Wages ) ఇవ్వాలని చెప్పడం జరుగుతోంది

( Industrial Labourers Wages ) గురించి కాని ... గవర్నమెంటు అగ్రికల్చరల్ లేబరర్స్ ( Agricultural Labourers ) మినిమం వేజెస్ ( Minimum wages ) నిర్ణయించి ( All India basis ) మీద ఇవ్వవలసి ఉంటుంది ( Wage ) ఇచ్చే దానికి ... వ్యవసాయ ... ( Industries ) రాగు ... పరిశ్రమలు వ్యవసాయము ... ఇప్పించ గల్గితే అటువంటి ... విచారించకుండా వాళ్ళకు అన్యాయము చేసి ... అందరి ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డారు కొందరు ప్రతినిధులు ... శాసనము వల్ల కొంత మందికైనా కాపాడబడుతుంటే అటువంటి ... ఎంతలాభం ఉంటుందో ఆలోచించాలి ... టువంటి శాసనము ... వ్యతిరేకిస్తున్నందుకు విచారిస్తూ కూర్చున్నాను

*Mr Speaker* The question is

That leave be granted to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill 1958

The motion was negatived

*Mr Speaker* Shri L N Reddy

*Shri L N Reddy* Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Bill 1958

شری ایل این ریڈی میں اس بل کے پیش ہونے کے کیا وجوہات ہیں مختصراً ان کا تذکرہ کروں گا گزشتہ سال ایک آرڈیننس ( Ordinance ) نافذ ہوا تھا اس کے نفاذ کا مقصد کاشتکاروں کے قبضوں کی حفاظت کرنا اور بیدخلیوں کو روکنا تھا حالانکہ اس آرڈیننس کی وجہ سے بہت سے معاملات میں کاشتکاروں کو کافی فائدہ ہوا لیکن رہا یہ ہے کہ کارروائیاں دفتروں میں زیر تصفیہ تھیں وہ بہت جلد تصفیہ پاگئیں وہ مقدمات جو زمینداروں کی جانب سے کاشتکاروں کی بیدخلی کے لیے سیکڑوں کی تعداد میں تحصیل وغیرہ میں دائر ہوئے تھے انکو ملتوی کردیا گیا اور جو کارروائیاں اس سلسلہ میں شروع ہوئیں بہت جلد ختم ہوگئیں اس کے علاوہ کی بھی بہت مختصر مدت رکھی گئی تھی ہر شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تھا اس کے لیے سزائے قید بھی تجویز کی گئی تھی اس آرڈیننس کے باقی رہنے کے دوران میں عام کاشتکاروں اور خصوصاً پروٹیکٹیڈ ٹیننس ( Protected Tenants ) کو فائدہ ہوا لیکن ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۵۸ع کو جبکہ یہ آرڈیننس ختم ہوا اس کے بعد پھر سے زمینداروں پٹہ داروں کو ... بیدخل کرنے کی کوشش شروع کردی اب پھر وہی معاملات بکثرت جیسے سال گذشتہ میں شروع ہوگئے ہیں اور بیچارے غریب کاشتکاروں کو دیار

کے کہ لئے ڑ رہا ہے یہ معدات ہی حلد حیمہ س ا ہے ہیں ان لرح دما
میں مدا ب سس ے کے علاو ہ وسدار ر ہے ابد رکھا ں کہ ادحل کئے ے ہے
ما ( ) کہ س س حا ی کہ ہے ہیں او سلسلہ بہت بڑے ابہ رسروع
ہوگیا ہے مہ کہ بہم گیا ہی اسکا ہے اس لیے اس را ہ میں صف لداروں
کہ سلسل لرے ہ پ وسں ( Process ) رداوں سے سروع ہو سگاںلکہ
مص ما ا بہ روع ہی ہ گا ہے او ود سکے کہ ی ا کٹ کا اسلدنگ ل
( Amending Bill ) میں پیش ہوئے ولا ہے لیکن اس قسم کے ایک
ل ی س ہ ر قا وں بے یک ایک عبوری ( Temporary ) ل لاکر
قا وں ا ضروری ہے لے کے نزد س کے ختم ہو جانے کے بعد ہم توقع کر رہے ہے
کہ حکم کی ہ سپ ہے کوئی دوسرا ر س نافذ ہوگا ا اں حلقوں کو رو دے
کے ہے کوی دو را ہم انہا ا ہ تھا مگر اس سلسلہ میں حکم ہے کی ہ سب سے کوں
دوسرا م س ا بھ نا گیا ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ سسی ا کٹ کا اسد گ ہل
ہاوس میں پیش ہونے والا ہے ا سی صورت میں ممکن ہے کہ یہ جواب دیا جائے کہ
جب ا ہ ی ایکٹ کا اسلدگ ل سں ہو ہا ہے پھر اسے وقت میں عبوری ر م
( Temporary Measures ) کی کیا ضرورت ہے اس سلسلہ میں میں ہاوس
کے سا ہے ص کروںگا کہ جو ہیں ی ایکٹ کا امید گ ہل ہاوس میں پیش ہوگا
وس پ ہم آ ما ہ حب کرکے فیصلہ نہیں کرسکتے کیونکہ امر میں کوئی اسے کام ہونگے
جن کے متعلق ہم کو کافی عور و فکر ہے ہ ا پڑیگا یہ امر کہ نا ہ ہل کا سکاروں کے
حقوق کی ہ طب کرنے ولا ہے ا ر لداروں کے حقوق کی او س و ہ اچھی طرح معلوم
ہ جا ئیگا جب کہ ی ل ہاوس کے سامنے جنرل ڈسکشن ( General discussion )
کے لئے سں گا اں ل میں ر لداروں کے حق ے سے حہ ے حقوق سے لیکر بڑے
سے بڑے حقوق کی حفاظت کا ظام کیا گیا ہے لیکن دوسری طرف اون کاسکاروں کے
حقوق کی سے حں کے حقوق کی حقیقت میں حفاظت کی جانی جا ہے کوئی وجہ نہیں
د گی

بالعرص ماں بھی یا جائے کہ سہ بل اس سس ں میں پ ں ہو کر اس بھی ہوجا گا
تو اسکے بعد ی اس سلسلہ میں ایک سی کہ سن ( Tenancy Commission )
قائم ہوگا ہ ا یالی ا نا بہ میں ( Area by area Units )
بطور کے ہ ماب کرےگا جس کے لیے کافی مدت لگے گا ہ ا بعد اس رص کے لیے ہمارے
صف میں (۸) لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے سس ل جو سس ہونے والا ہے اسکے
پورے مرحلے طے ہونے کے لیے بس سال ی ماب کی ضرورت ہوگی اس طرح ایک لمبا
عرصہ اس کے ماد کے لیے درکار ہوگا ہی نہیں بلکہ اس ر می بل میں ہولڈنگ
( Holding ) کے ( Rent ) رینٹ میں ارے کے بارے میں
زمینداروں سے ربین لینے کے بارے میں کواپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies)
کے ذریعہ زراعت کرنے کے بارے میں اور کسالدنہ ہولڈنگس

ل کے لف عرض ں کے بارے ( Consolidated Holdings
بارے میں بحث ہوئی ضروری ہے ور اس پر کافی بحث ہو گئی اس طرح اس بل کو قانون
ن کرکے نافذ ہونے میں کافی عرصہ درکار ہوگا حکومت کی جانب سے اس ایڈنگ بل
کو پیش کرنے کے لیے ایک سال کا عرصہ لگتا ہے اس سال تک میں اس پر غور کرنے
کے لیے کوئی ممکن ہو ں اس امر پر کافی غور دیا گیا کہ زمینداروں کے حقوق کی کس
طرح حفاظت کی جا سکے سب کچھ یہ بل پیش کیا رہا ہے ممکن ہے کہ اس
کا یہ جواب دیا جائے کہ بل تو آپ کے سامنے اسی سیشن میں پیش ہو رہا ہے آپ
دقتیں کیوں کر رہے ہیں جلد اس کو پاس کرکے اس کو نافذ کرنے کی کوشش کی جائے لیکن
میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اس پر سوچے ان کو سمجھیے اور اس پر غور
کرنے کے لیے ہی ایک سال کا عرصہ لگتا ہے تو پھر غریبوں کے حقوق کی حفاظت کرنے
والوں کو بھی اس پر کافی غور دینے کا موقع ملنا چاہیے اس سلسلہ میں تمام مسائل
پر غور کرنے کی ضرورت ہے جب اس بل پر جنرل ڈسکشن ہوگا اور مختلف مسائل
ہاؤس کے سامنے آئیں گے جب وہ بل پاس ہو جاتا تو فوراً ایکٹ بن جاتا
لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ جلد ایکٹ کی شکل اختیار کرے گا اس امر درمیانی
عرصہ میں ٹیننس کے تحفظ اور تحفظ کی عمل کی ضرورت کی خاطر میں نے یہ بل پیش
کیا ہے میں ہاؤس سے اس پر ڈسکشن کی اجازت چاہتا ہوں

اسکے اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس (Statement of Objects and Reasons) میں
میں پڑھ دیتا ہوں

The Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Ordinance 1952 lapsed on 2nd January 1953. The circumstances which rendered it necessary to promulgate the said ordinance still exist while the proposed land reforms will take some time before they are put on the Statute Book. Moreover since the lapsing of the said ordinance attempts on a considerable scale for evictions are being made by the land lords. This enactment is therefore introduced embodying the provisions of the said ordinance.

یہ اس بل کے مقاصد ہیں اور امید ہے کہ اس اہم مسئلہ کے سلسلہ میں ہاؤس کافی
غور کریگا اس وقت مولداروں کو بے دخل کرنے کی ایک زبردست مہم چل رہی ہے اور
موسم گرما بھی آ گیا ہے بڑے پیمانہ پر مولداروں کو بے دخل کیا جا رہا ہے یہ امر کہ
عدالتوں اور تحصیلوں وغیرہ سے یا پولیس سے ان کو مدد ملیگی لیکن ہمارا تجربہ کہتا
ہے کہ یہ ناممکن ہے اس واسطے اس بل کی سخت ضرورت ہے میں امید کرتا ہوں کہ
ہاؤس اس امر پر غور کریگا اور جنرل ڈسکشن کی اجازت دیگا

شری ویں رام کسن راؤ مسٹر اسپیکر سر میں اس بل کے انٹروڈکشن
( Introduction ) کی اجازت کی مخالفت کرتا ہوں اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں

بے دخلی کے ایوکشن (Eviction) کو جائز سمجھتا ہوں نہ اس کو جاری
رکھنا چاہتا ہوں بلکہ اسکو اپوز (Oppose) کرنے کی چند وجوہات
ہیں اون کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آنریبل موور نے کہا ہے حیدرآباد
اگریکلچرل ٹیننسی امنڈنگ بل (Hyderabad Agricultural
Tenancy Amending Bill) پیش ہونے کی وجہ ہے کہ سب ریڈنگ
بزنس کمیٹی (Business Committee) میں ختم ہو چکی ہے اور اگر دوسری
ریڈنگ پر بل کو ہونے والی ہے بہت ممکن ہے کہ وہ بل بالآخر سلکٹ کمیٹی کے
سپرد ہو جائے بعد ازاں سلکٹ کمیٹی میں لگ جائے اور حساب کر ... ہے اس
سیشن میں وہ بل ایکٹ (Enact) ہو جائے گا آنریبل ممبر کا یہ خو
اندیشہ ہے کہ اس بل کو تیار کر کے پیش کرنے کے لیے جب اتنی مدت لگی ہے تو اس
پر بحث کر کے اس کو پاس کرنے کے لیے بھی لازمی طور پر کافی مدت درکار ہو گی میں اس
خیال سے متفق نہیں ہوں اس وجہ سے کہ اس بل کی کاپیاں مختلف اراکین کے آنریبل
ممبرس کو تقسیم کی جا چکی ہیں اور اراکین کے اندر اور باہر بہت کچھ خیالات اس کے
متعلق فارم (Form) ہو چکے ہیں اس وجہ سے میں اس اندیشہ سے
متفق نہیں ہوں کہ جو امنڈنگ بل پیش ہوا ہے اوس کے پاس ہونے میں دیری ہو گی
جب کہ خود اس امنڈنگ بل میں ایوکشن (Evictions) اور سیلس
(Sales) وغیرہ کے بارے میں دفعات موجود ہیں تو ایسی صورت میں
صرف ایک ماہ کی مدت کے لیے ایک عارضی قانون نافذ کرنا یا آرڈیننس (Ordinance)
جاری کرنا بالکل عبث اور غیر ضروری ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب
کبھی معاملہ میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بل پیش ہوتا ہے اور کوئی آنریبل ممبر
ہوا و کسی تبدیلی ہی کے خواہاں ہوں اوس کے متعلق کوئی ترمیم لانا چاہتے ہوں تو
اوس کے لیے ٹھیک پراپر کورس (Proper Course) موجود ہے کہ جب ایسا
بل پیش ہو تو اوس میں ترمیم لائیں اور یہ نہیں کہ کوئی نیا قانون پیش کریں آنریبل
ممبر نے ایک نیا بل لا کر کسی کو روکنے کے سلسلہ میں پیش کیا ہے حالانکہ
اگر کوئی مسودہ گورنمنٹ کی جانب سے پیش ہو اور کوئی آنریبل ممبر اوس کے
(Provisions) کو ناکافی سمجھتے ہوں تو اوس کے لیے صحیح
طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ امنڈنگ بل جو گورنمنٹ نے پیش کیا ہے اوسی میں ترمیم لائیں
کوئی نیا بل اس سلسلہ میں لا کر ہاوس میں پیش کرنا مناسب نہیں ... کا یہ ایک
کانسٹی ٹیوشنل پائنٹ (Constitutional point) ہے جس پر غالباً آنریبل
ممبر نے غور نہیں فرمایا اوس کے لیے تو پورا اسکوپ ہی ہے کہ اسی امنڈنگ بل میں
ترمیم لائی جائے دوسری چیز یہ ہے کہ ایوکشن اور سیلس وغیرہ کے بارے میں
قانون کے دفعات (۳۲ ۳۸ ۴۴ ...) اسی جگہ پر موجود ہیں آنریبل ممبر نے جو
بل آرڈیننس کے طور پر پیش فرمایا ہے اوس میں جو ... (Remedies)
... پہلے آرڈیننس میں رکھے ... پہلے آرڈیننس جو ختم ہو چکا ہے اوس کے

ماطکو ے ھ ہ ل ہرے مود ہیس ںایا ھے اس ک س کا مقصد
بھا ک ہ مقاب ا د کے ار ہ ھیں وں لے و ہ ہ رج ( Abridge )
کیا جاے اکم کہ جے ای جرک آ ل ہرے ماں سایا ھے کوی سہلی
رعمدی ( Speedy remedy ) یا ہر راحب ( Better relief ) ں
ماںگی جا رہی ہے ا د ں کی حد ت عد ( ) کب ں ہ ھے اسکی روسے
کوی لیند لا ڈ مصلد کے اس رہوا ہے ں کرہا وحب کہ مصلد اکم ہ دے
محض ہ ر ( Surrender ) کی ا و مقصد ہ صل ہیں کرسکے گا
آ ل ہر کے پروو ڈ ل ( Proposed Bill ) ہں و ی جا رہے اس سے
ر د ںدی ی ہ ں و ہ لیے ھیں کہ ا ں ں ہ و ں ( Prohibition )
رکھا گا ھے اوں لیا لا ڈ عل ڈ ا ھے ھا ہ ھا ہے ا ں ں بھی
وھ ں ( Prohibition ) ؛ ل کرے کے ے دفعہ رکھی گی ھے
س لیے کی ی ے ایکٹ کی صرورت ں دفعہ (۳۸) (ی) حاص طر ر ہ حکم ھے کہ
اگر کوی لیند لارڈ ای رس ھا جاھا ھے تو روکند ہ ے کے ا کسی اورکو
ں سچ سکیا ہاے ا کے ے روسکند ت کو ں دی ہ ھے ور و سال کی
مدت اوس کو ڈیرسس کے لیے دی جا ے اگ ں دے کے عد دو ال تک
روکند ت ر ں ا ھر د کے تو ے اپنے دمی دوسرے شخص ہ ای ر ں سے
کا ہ ار ھے ہولس کے ما ا ں بھی ے ا د گ ل کی دفعہ (۴۷) ں ہ صراحت
ہوجود ھے کہ گر ہوس ہ کس ( Previous Sanction ) کے بغیرکوی
سل عمل ہں آے تو و ہ ( Void ) متصور ہوگا غرض ان ھروں کے
ہیس نطر ے ا ا کی ضرورت ں رھی او ہ ا کہ میں ے ایی عرض کیا ھے اگ
کوں جا ی امسد گ ل ں پای جاتی ھ تو اوس کے لیے صحیح طریقہ ہ ھو سکیا ھے
کہ ا ر ل ں رم س کی جاے حب کہ ایک ل موجو ھے و ی سس ں
زیر غور بھی ھے ھر اسی ورت ں ایک ا ل یس کرا کوی قانونی طر ما ں
ہوسکیا اگ آر بل ں اوس بل ں ترم پیس کرا جاھے ھیں تو س کرسکیے
ھیں لکن ملٹی ملیپسی آف لجسلیشن ( Multi publicity of Legislation )
اصول کے خلاف ھے اس وجہ سے میں اس ہ د ا ں کے ا ر ڈ کس کی اجاز دے
کی مخالفت کرتا ہوں او ھاوس سے گزار ں کرتا ہوں کہ اس ک سپرد کرد ا جاے

مسری اپل ای لکسمی نرسمہوان ریڈی مسٹر اسپیکرسر ابھی ان ہ یہاں
کہا گیا کہ حید آباد لبر ا ہیس ا لڈگ بل ھاوس کے ماسے پیش ہوچکا ھے او
جنرل ڈسکس ( General discussion ) کے ہ مکن ھے کہ وہ سلکٹ کمیٹی
میں پیس ہو جاے جہاں سے ر دن کے ا در و واپس آجا گا یہ تو ھم جا ے ھیں
کہ کانگر س کی ا ت سے یا حکو ت کی جانب سے اس کو یہ عجلت ممکن ہ پاس کرانے
کی کوسس کی جا رہی ھے اس پیس کرد ہ ں بل ں جو قانص ھیں او اس ں
لیپسس کے خلاف جو جو حربیں خود ھیں اون سے عوام واقف ہوے سے ملے ی ہ ل

اس کا الہ ا چاہیے ھیں ہمرا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم یکہ کا کام کی جانب سے آیا
حکومت کی جانب سے ٹمر کرنے کے لیے ایک سال کا عرصہ کا اس واسطے میں
بھی ن رعو کرکے ان کرنے کے لیے سا ہی عرصہ دیا جائے بلکہ ہمارا مسئلہ یہ
ہے د ہم د بھی کافی وقت اس پہ غور کرنے کے لیے ملنا چاہیے ہم کو اس سے پہلے
حکومت کی جانب سے کئی وقت رسمی ( Assurances ) دیے گئے ہیں کہ
کہ نیا ڈسٹرکٹ ( Introduce ) فلاں سیشن میں کیا جائے گا اسمبلی
کے فلور پر ان قسم کے کئی وعدے کیے گئے ہیں کے علاوہ جب کبھی ہم نے آ مل
ہم سے سرپرستی ہے اوس وقت بھی یہی وعدے کیے گئے لیکن اس کے باوجود ایک کافی
طویل عرصہ تک ان کا اعلان نہ ہوسکا لیکن سیشن شروع ہونے کے بعد ان کا اعلان
کیا گیا ہے اگر نیچے ملت مل اعلان کیا گیا ہے تو ہم عوام کے امر جانے اور اس بل
سے ہوا اب اون پر مرتب ہونے والے ہیں کاشتکاروں پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے
ان سب چیزوں سے واقف کرنے لیکن سیشن شروع ہونے کے بعد اس کا اعلان کیا گیا
ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ سیشن ختم ہونے سے پہلے ہی اس کو پاس کرا دیا جائے دو
دن تک سلکٹ کمیٹی میں رہیگا اور جب سلکٹ رپورٹ آ سکی تو پھر ہم کو اس پر بحث
کرنے کا موقع نہیں رہیگا یہ بل ایک اہم مسئلہ ہے اس پر آنا فانا بحث کرکے اس
نہیں کیا جاسکتا اس پر کافی غور کرنے کی ضرورت ہے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بل
اس سیشن میں پاس نہ ہوسکے ہمارا سیشن اپریل تک جاری رہیگا اگر اس بھی
کیا جائے کہ دس روز تک اور بڑھا دیا جائے تب بھی ہم کو اس کا موقع نہیں رہیگا کہ اس
بل پہ کافی بحث اور غور کرسکیں اس لحاظ سے جیسا کہ حنیف منسٹر صاحب نے کہا
اس طرح ... اس بل کو ختم کرنے کی وجہ نہیں ہے اس موسم میں
کاشتکاروں کی ... پر ... ہو رہی ہیں اور اسی کمی کے زمانے میں
عموماً ... ہی ہیں اگر کسی وجہ سے یہ بل اس ... ہماں سے
ہو گی ... یہ سکے گی سامنے ... عبوری ( Temporary Measures )
کے طور پہ اس بل کو منظور کر چاہیے اس بل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر
اعتراض کیا جا سکے ... کے سلسلے میں ... میں دقتیں ہیں ... وقت
کے لیے دقتیں ہیں آج صورت حال یہ ہے کہ گورنمنٹ کا نافذ کردہ قانون ہونے کے
باوجود سیکڑوں بیدخلیاں ہو رہی ہیں ... فروخت ہو رہی ہیں ... ان کے اس
پہنچتے ہیں تو کاشتکاروں کو ... وہاں سے نہیں مل سکتی حالانکہ اس میں
شک نہیں ... آرڈیننس ... میں یہ ہے کہ اگر کوئی ... کسی کاشتکار کو
بیدخل کرکے ... کاشتکار پیداوار کے ساتھ قبضہ دیا جائیگا اور بیدخل کرنے
والے کو جیل بھیجوا جائیگا یہ بل بھی ان ... آرڈیننس کے حفاظت ... ہے آج آر سل
معترض یہ چاہتے ہیں کہ یہ ... ہونے کے باوجود کاشتکاروں کو اور ... 
ٹننٹس کو بیدخل کیا جا رہا ہے میں نے جو بل لایا ہے وہ اگر پاس ہو جائے تو اس
سے زمینداروں کی ہمت ... گر اس بل کو انٹروڈیوس کیا گیا ہے اور جب ٹھیک

کی ارب ا ے ورن ب روی بند بن لا ہ کی ہں صر مری
ل کی ے وں ے ر لھ کا ھے ا سر ہے ہی ا ھ و ہمطان
ہو رہی ھیں ا ں روہ ہ کے ور سم گرنا ن خا ن کی وجہ ہے کاشتکاروں کو
کلنف ہو ں ا لیے ن ذ رھ ھود ک رے ہاے پہلا ن کے ر ے میں
وسیں گی ن ور ے حلاے ہ رہے ھیں ا ذ ے کہ ھاوس اس ل کی
اجا ت ہ

*Mr Speaker* The question is

That leave to introduce the Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Bill 1953 be granted

The motion was negatived

*Shri L N Reddy* I demand a division
House divided Ayes 62 Noes 77 (The motion was negatived)

*Shri V D Deshpande* Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Shops and Establishments (Amendment) Bill 1953

میں بے ھاوس کے سا ے ساپس اینڈ اسابلہ سٹ انکٹ کو ا ملا ( Amend
کرے کے بارے میں بک بل پیس کیا ہے ساپس اینڈ اسابلسمنٹ انکٹ کا دعہ (۴)
یہ ہے کہ

Section 4 of the Hyderabad Shops and Establishments Act 1951 reads

(4) (1) Nothing contained in this Act shall apply to—

(b) persons whose work involves travelling and persons employed as watchmen canvassers and caretakers

اس ںکٹ کے دفعہ (۴) کے تحت سفر کرنے والے کارکنوں واچ مین کیا واسرس اور
کیرٹیکرس کو سا ں اینڈ اسابلسمنٹ ا کٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر کوئی کا ا بواسر
( ) سال تک کہ ی کمپنی کی ملازمت کرے اور اسکے بعد سکو کالدیا جاے تو ا سکو
قانوناً کوئی گرا بحو ی ( Gratuity ) نہیں ما سکی اسلیے کہ اس دفعہ
کے تحت وہ سکے حار نہیں قرار پاے اسی طرح ملازمت کی دوسری سہولتوں سے وہ محروم
کیے گیے ھیں میں نے ھاوس کے سامنے ہ بل اس لیے پیس کیا ہے کہ کہ کنرلنگ س ہ
کیانواسرس ٹراولنگ ا عسس ( Travelling Agents ) ر بھی ہ ا کٹ لاگو
ھو سابھ ھی سا ھ میں ہ جاہتا ہوں کہ یہ لوگ دفعہ (۴) میں بتلاے ہوے کام کے
گھنٹوں کی سرط سے مستثنی ھیں دفعہ (۴) اس طرح ہے کہ

Section 14 (1) Subject to the provisions of this Act no person employed in any establishment shall be required or allowed to work for more than eight hours in any day and forty eight hours in any week excluding the interval for rest allowed under sub section (2)

کسی بھی شخص سے (۸) گھنٹے سے زائد کام نہیں لیا جاسکتا کسی کسی ورکنگ
اسٹیبلشمنٹ کے لیے ایک کام کے لحاظ سے شرط عائد کرنا ممکن نہیں ہے
اس لیے کہ ان کے کام کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوا میں نے جو بل پیش کیا ہے اس میں
اس بات کا خیال نہیں رکھا ہے میں نے یہ خواہش کی ہے کہ سکشن (۴) کا سب
سکشن (بی) ڈلیٹ ( delete )کیا جائے تاکہ ایک ان لوگوں پر
بھی لاگو کیا جائے ورسکشن ( ) میں سب سکشن (۳) اس طرح بڑھایا جائے کہ

Add to section 4 a new clause (8) as follows

(8) Nothing contained in Section 14 shall apply to travelling persons canvassers and caretakers

میں چاہتا ہوں کہ (۸) گھنٹے کام کرنے کی لسٹ سے ٹراولنگ اسٹیبلشمنٹ کیا ورسس
اور کیرٹیکرس بھی رہیں لیکن وجہ ان کے لیے یہ صورت نہیں ہے واچ مین کے لیے
صرف دن میں ۸ گھنٹے کام کرنے کی شرط نہیں رہےگی اس لیے ٹراولنگ اسٹیبلشمنٹ کیا واچ مین
کو جو سہولتیں ملی ہیں وہ اسٹابلشمنٹ ایکٹ کے تحت ملیں گی وہ سہولتیں انہیں بھی
ملنی چاہئیں میں نے اس طرح اس بل کے اسٹیٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس
( Statement of Objects and Reasons ) میں صراحت کردی ہے کہ

As it is advisable to apply the provisions of the Hyderabad Shops and Establishments Act 1951 also to the persons whose work involves travelling and persons employed as watchmen canvassers and caretakers this amendment Act proposes to delete clause (*b*) from Section 4

میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں غور کرےگی یہ بل اس لیے پیش کیا جارہا
ہے کہ ان لوگوں کو گزارا بھی اور اسی طرح کی جو سہولتیں ہیں وہ ملیں ٹراولنگ
اسٹیبلشمنٹ کیا ورسس اور کیرٹیکرس پر بھی شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ لاگو ہو گو
اس بل میں کوئی بڑی بات کی نئی ہوں اور کوئی ایسی سہولت بہم پہونچانے کا سوال
پیدا ہوتا ہے جو کیا جاسکتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس پر غور کرسکے
اور ہاؤس اس بل کو پیش کرنے کی اجازت دیگا

شری بی رام کشن راؤ منسٹر اسپیکر سر آنریبل لیڈر منسٹر جس زمانے میں اپنا
بل اس وقت یہ فائل میرے پاس آئی میں گورنمنٹ کی جانب سے اس خیال کا اظہار
کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے انٹروڈکشن کی اجازت نہ دی جائے اس کی وجہ بالکل
صاف ہے جس غرض سے آنریبل ممبر اس بل کو پیش کرنا چاہتے ہیں اس کو انہوں

٦

ے واضح کیا ہے اس ل ن حس لہ کی ب اسار کیا گیا ہے س ے مجھکو بھی
تھوڑی بہت ی ہے و ے کہ د کہ ن ا کر لیا لیکن ہم دکھیے ہیں
کہ اس اسٹا ا ا مب کب سہ ۱۹ع بن اس ہوا ہے ابھی اسکو دو سال
بھی س گزرے ہیں کہ بہ ں ہی میں ہم ے اس میں پھر ہم اس کی ہے بمبی اور
مدراس کے ا س ملہ سا لمسب کب س حس احر کا بوس زیاد برق پسند تھا ہم
ے بہیں اے کب میں ضرور لیا ہے بھی ر مل لبدر آف دی ا ورس ے اپے
اسٹنگ ل ں حس لیا بوامرس اور اولنگ اهسس کا ذکر کیا ہے ان کی حسب
ابر سب ورکرس ( Intermittent workers ؟ ) کی ہوتی ہے وہ لوگ
رگولر ( Regular ) اور ہول ٹا م ورکرس ( Whole time workers )
کی بعریف س بہیں آتے اسلیے اس ایکٹ کو کیا بواسگ اهسس ور راولنگ اهسس
سے معلق بہیں کیا گیا ہے ہم ے اپنا ایکٹ مدراس ور بمبی کے کٹ کو س طر
رکھکر بانا ہے بمبی باپس اسٹ اسبا لسمسب کب کا سکس (۴) ہ ہے کہ

The Bombay Shops and Establishments Act

Exemptions 1 Notwithstanding anything contained in this Act the provisions of this Act mentioned in the third column of Schedule II shall not apply to the establishments employees and other persons mentioned against them in the second column of the said Schedule

اس ں بہوں ے ایک سڈول د کر اس کی صراحت کردی ہے کہ ہ ایکٹ
کن کن لوگوں سے علق ہوگا ورکن پر لاگو ہوگا اس سڈول کے نمبر (۲) میں
یہ ہے

12 Travellers canvassers and such other employees who are declared by the Provincial Government by notification published in the official Gazette in this behalf to be employees whose work is inherently intermittent

اور نمبر (۴) یہ ہے کہ

14 Employees working in any establishment as watchmen caretakers and messengers

یہ بمبی ایکٹ کی تفصیل ہے جسکی بنا پر ہمیے اپنا ایکٹ بنایا ہے ممکن ہے مدراس
ایکٹ میں واح میں کا ذکر ہو لیکن اس میں

Employed as canvassers or caretakers intermittent workers

ان کا ذکر ہے

بات دو رہ جاتی ہیں ۔ ۔ سے ایسے لوگوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جن کے بارے میں
یہ سمجھا گیا ہے کہ یہ انٹرمیٹنٹ ورکرس ( Intermittent workers ) ہیں
ایسی صورت میں سیکشن (۱۴) کے سوا باقی سیکشن ان لوگوں پر لاگو کرنے کے لئے
جو موجود ترمیم پیش ہوا ہے اسکی ضرورت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسسٹنٹ
کے لوگ اس ترمیم کی ضرورت نہیں سمجھتے کیا ہاوسنگ الونس اور ٹراولنگ الونس کو
کمپنسیشن الونس کی طرح معاوضہ ملتا ہے نہ انہیں تنخواہ ملتی ہے اور نہ گراسچوئٹی کا
بھی کا سوال پیدا ہوتا ہے نہ جیسے جو سلریڈ ورکرس ( Salaried workers )
یا ہول ٹائم ورکرس ( Whole time workers ) کے لیے ہیں مناسب اسٹینڈ
اسٹانڈنگ ایکٹ میں کیا کیٹیگوریز آف ورکرس ( Categories of workers )
کے لحاظ سے کنسیشنس ( Concessions ) دی جاتی ہیں اس اسٹینڈنگ بل کو پاس
کرنے کا مطلب غیر ضروری اور امپراکٹیکیبل کنڈیشن (Impracticable Condition)
یا کنسیشنس ( Concessions ) دینے کی غیر ضروری ذمہ داری لینی ہے

ایک اور بات یہ ہے کہ ٹراولنگ الونس یا کیا ہاوسنگ صرف کسی ایک کموڈٹی
( Commodity ) کے لیے نہیں ہوتے ایک کموڈٹی کے لئے وہ ایک کمپنی
کے اسسٹنٹ ہوتے ہیں اور دوسری کموڈٹی کے لیے دوسری کمپنی کے الونس ہوتے ہیں
اس لحاظ سے بھی ان کے لیے گراسچوئٹی کو لازمی قرار دیا جانا ضروری نہیں سمجھا جاسکتا

ان حالات میں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس بل کی اجازت دیجائے اگر
حقیقت میں کسی خاص کیٹیگوری آف سروسز ( Category of Services )
کے لئے کسی قسم کی مراعات کی ضرورت ہو تو گورنمنٹ خود اس پر غور کرکے اسٹینڈنگ بل
پیش کریگی میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں

شری وی ڈی دیشپانڈے مجھے تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ کوئی کام یہاں
اسلئے نہیں کیا جاتا کہ وہ آس پاس کی ریاستوں میں نہیں ہو رہا ہے میں نہیں سمجھتا
کہ یہ اعتراض اب کہاں تک درست ہوسکتے ہیں جبکہ دوسری جگہ ایسی کوئی چیز
نہیں ہے اس لیے ہمیں وہ کام کرنا ہی نہ چاہیے جوا ہو کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو
یہ کوئی دانشمندانہ اصول نہیں ہے جیسے ایک دوسری ریاستوں میں نہیں آتا ہے
اور شاید وہاں اس کے لیے ۱۰،۱۲ سال انتظار کرنا پڑے کیا یہ سمجھکر ہماری ریاست میں
اسکو نہیں لایا جائے گا ؟ اور کیا اس قسم کے قانون کو یہاں نافذ نہیں کیا جائیگا ؟ میں
نے یہ بل اس لیے پیش کیا ہے کہ بروک بانڈ کمپنی اور دوسری چند کمپنیوں کے کنوسسر
یہ دفتر مخصوص کر رہے ہیں وہ کمپنیوں کے پیڈ سرونٹس ( Paid Servants )
ہوتے ہیں انہیں مال کے لحاظ سے کمیشن دیا جاتا ہے انہیں ویجس ( Wages )
نہیں ملتی جاتی ہیں میں نے اس بل میں یہ رکھا ہے کہ ان لوگوں کو بھی
ویجس ملنے چاہئیں فلاں تاریخ کے اندر یہ ویجس انہیں ملجائیں اور اگر یہ

مالی ریلیف ( Relief ) کے طور پر کچھ سروس ( Measures ) رکھے گئے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ دو روپے ٹلارنس کو یہ رعایتیں دی گئی ہیں وہ کیا ایک رشن اور ٹراولنگ الاؤنس کو بھی کیوں نہ دی جانی چاہئیں ہالی ڈیز ( Holidays ) کی سہولت کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ تو ہفتہ میں چھ روز رہتے ہیں ان کے لئے ہالی ڈیز کا کیا سوال ہے لیکن کمیشن خود ان کا پروگرام اگر انہیں چھٹی ہیں کہ ان کو چاہیے کہ وہ ان کے پروگرام میں ہالی ڈیز کو ملحوظ رکھیں میں نے یہ بھی مانگ کی ہے کہ انہیں کنوینس دینی چاہیئے دن میں ۶ یا ۸ گھنٹے کام کرنے کی جو شرط ہے میں نے یہی امر بل کو پیش کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا لیکن اس بل کی مخالفت میں جو رکاوٹ کی جاتی ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آتا اگر گورنمنٹ کا یہی ایٹیچیوڈ ( Attitude ) رہے تو کسی مسئلہ پر سوچنا مشکل ہو جائیگا ہمارے دلائل صد فیصد درست ہونے کے باوجود بھی اس بل کو قبول نہیں کیا جاتا بلکہ وجہ دینے میں بھی کوئی دقت نہیں ہے کہ منسٹر کو بھی آج گھنٹے کی لسٹ سے یہ رکھا گیا ہے اس سے کسی قسم کی بدمزگی بھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹس ورکرز یونین ( Shops and Establishments Workers Union ) کی جانب سے ایسی اپیل کی گئی ہے جسکی بنا پر میں اس بل کو پیش کرنے کے لئے تیار ہوا یہ نہیں کہ محض نام پر اسکو پیش کیا گیا ہے بلکہ دفعہ بہ دفعہ غور کی گئی ان لوگوں نے جو رقم لانا مناسب سمجھا لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اور اس کی طرف سے کوئی چیز آئے تو اسکی مخالفت کرنا ضروری سمجھتی ہے یہی اسکی مینٹالٹی ( Mentality ) ہے اگر اس طرح کا عمل رہے تو اپوزیشن کسی قسم کی کنسٹرکشن ( Construction ) تجویز پیش ہی نہیں کر سکیگا گورنمنٹ کوشش تو اس بات کی کرتی ہے کہ جو پیدا ہونے سے پہلے ہی اسے ختم کر دیا جائے جیسا کہ انگریزی میں ( Nip in the bud ) کہا جاتا ہے اسی طرح آپ فسٹ ریڈنگ سے پہلے ہی اس کو ختم کر دینا چاہتے ہیں آپ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہاؤس اس پر غور کرے یہ آپ کی عادت ہی معلوم ہوتی ہے جو سہولتیں مانگی گئی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں کہ نہ دی جا سکیں لیکن اس کے باوجود اسکی مخالفت کرنا کوئی کنسٹرکٹیو ایٹیچیوڈ ( Constructive Attitude ) نہیں ہے آپ ہمیشہ جو کہا کرتے ہیں کہ اپوزیشن پارٹی اس طرح رہکر ہمیشہ اوپوز ( oppose ) کیا کرتی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج ٹریژری اپوز کرنے والی اوپر طرف آگئی ہے جسکی وجہ سے آپ اس کی اجازت دینا نہیں چاہتے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری جانب سے بھی آپ کو کچھ مشورے ملیں اور کچھ کنسٹرکٹو سجیشنس ( Constructive suggestions ) ملیں تو آپ کو ایسی صورت میں ہمارے بلس کی اجازت دینی چاہیئے اپوزیشن کی جانب سے اگر کوئی ایسی تجویز پیش کی جائے جو رولنگ پارٹی کے جو کچھ ہے میں سکتی ہے تو اسکو آنے کی اجازت دینی چاہیئے لیکن موجودہ صورت میں گورنمنٹ کا رویہ ان ہیلپفل ( Unhelpful ) ان سمپیتھیٹک ( Unsympathetic ) اور ان ڈیموکریٹک ( Undemocratic )

ھے ں ار بل چیف منسٹر سے ا ل کروںگا کہ کم ازکم اس بل کی امروڈ وس کرنے
کی اجازت کے لیے راضی ہو جائیں اور ہاوس سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو
امروڈ وس کرنے کی اجازت دے

*Mr Speaker* The question is

That leave to introduce the Hyderabad Shops and Establishments (Amendment) Bill 1958 be granted

The motion was negatived

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker Sir I would press for a division and request that names be noted

The House then divided

*Mr Speaker* Nobody shall enter the House now

(After this Shri Varakantam Gopal Reddy entered the House and took his seat )

مسٹر پلّم واسدیو آنر بل ممبر جار حل ہاوس ں ابھی آئے ہیں اں
باہر جانے کے لیے کہا ہے

مسٹر اسپیکر اگر کوئی آنر بل ممبر اس وقت ہاوس میں داخل ہوئے ہوں تو
وہ مہربانی کرکے باہر چلے جائیں

Shri Varakantam Gopal Reddy left the House

*Shri L K Shroff* Mr Speaker Sir I would like to draw your attention to Rule 50 (i) (h)

When the Division Clerks have brought the Division Lists to the Secretary's table a member who has not up to that time recorded his vote but who then wishes to have his vote recorded may do so with the permission of the Speaker

Voting is not yet over now

*Mr Speaker* I said that nobody should come into the House after the ringing of the Bell was stopped Voting may not be over but the Member has to be in the House before the stopping of the Bell (

Ayes

1 Abd l Rah an, Shri
2 Anant Ram R io Sh l
3 Ananth Ram ichand Reddy Shri
4 Andap ppa Shri
5 Ank rel Ra Shri Venkat Ra
6 Arutla Kamala De i Shrimati
7 Ar tla Laxmina simha Reddy Sl l
8 Baddam Malla Reddy Shri
9 Bapuji Sb Man Singh
10 B mmagani Dhanma Bhikshum Shri
11 Boralkar Shri Bhagwan Ra Gopal Rao
12 Buchiah Shri M
13 Butti Rajaram Shri
14 Chander Rao Shi B M
15 Daji Shankar Rao Shri
16 Deshmukh Shri B D
17 Deshmukh Shri Ranga Rao
18 Deshm kh Shri V man Rao Rama Rao
19 Deshpande Shri V D
20 Gangaram Sh l
21 G vane Sl Ann ji Rao
22 Gopal Rao Sh
23 Gopidi Gang Re ly Shri
24 H una U Rao Shri G
25 Hhumali Sl l K R
26 Jadi Sl l Shai R Bikaj
27 Jognap ili Anand Ra Shri
28 Juvvadi Damodar Ra Sh l
29 Kankanti Sri ivas Rao Sh l
30 Katta Ram Reddy Sh l
31 Kishnayya Shri
32 I si s Sh l
33 Mah l vamm Sh mati Basava Cowd
34 Ma i l m Mol ha l h Sl l
35 M n t anti Kond l Rdody Shri
36 N gaiaa Sl
37 N y Re ldy Sh l K V
38 N Imba Rao Sh l K
39 Mc llkar Sl l Madhu R io Deoba Sh l
40 Patil Sh l Uddhava Rao Saheb Rao
41 I tl Sl Vi l wa Rao Ganpat Rao
42 I n l m V sudov Shri
43 R jm ll Shri
44 Ra j Reddy Shri A
45 R nanadi am Sh l S
46 R m Ra Sl l Daya Sa
47 Ra nt l B d ama murthy Shri
48 Sawale Sh l Ma thavrao
49 Sha ai ( wd Sl l amnyya Shri
50 Shri l Rao Sl
51 Sa gh d ly Sh l Venkat Reddy
52 Sooro V wnath Rao Shri
53 S l vas R Shri
54 Sl l un h Sl G
55 Syed Akhta Hussan Shri
56 Syed Hasan Sh
57 Uj pla Mahsu Shri
58 V m my Shri K R
59 Venkate un Sl d T
60 V nkat Ram Rao Shri K
61 Vasko Nagaial Shri
62 Wag l mare Shri G npat Rao
63 Shiva Basan Gowda, Shri

Noes

1 Ambada Shri
2 Anant Ro ldy Sl l
3 Appa Ra Shri Ramsotti
4 Arle Ram swamy Sl l
5 Ayyangowda Sl l
6 B angowd Shri
7 Basappa Sl l E
8 Bindu Shri Digambar Rao
9 Brhama Roddy Shri B
10 Chande kl Sh l Jagannath Rao
11 Chauhai Shri Devi Singh
12 Dwarka Pi shad Sh l
13 Pkbote Shri Goj al ao
14 Gadhe Sh l Bhagwa lh Rao Gambhir Rao
15 Gaikwad Shri Govind Rao Kolaji
16 Ganam kl l Sh l Ann Rao
17 Gandhi Shri Phool hand
18 Ga gula Bhoomayy Shri
19 Ganj ve Shri Bhagwan Rao
20 Ga tan Shri M B
21 Gonoseka bh l Madhu Rao Venkatrao
22 Gokaramalingam Sh l
23 Hanumai tha Rao Shri P
24 J yawanth Rao Shri Dyaneshwar Rao
25 Joshi Sh l V nkat Rajeshwar
26 Kamble, Shri Dh di Raj Gonapa th Rao
27 Kaml le Shri I Isiram Dash th
28 Kantika Sh l Murlidhar Sriniva Rao
29 Kash m Shri
30 Katang u Keshava Reddy Shri
31 Kol Mallapp Shri
32 K nda I man Shri B puji
33 Konatkar Sh l Vinayak Rao Vidyalankar
34 Kotecha Sh l Ratanlal
35 Limbaji M ktaji Shri
36 Masooma Begum Shrimati
37 Mohammed Ali Shri
38 Mohammed Dawar Hussain Shri
39 M ey Shri Govind Rao Nausing Rao
40 M tyal Rao Shri J B
41 Narayan Rao Shri N rsang Rao
42 N endra Shri
43 N wandar Shri Ramgopal Ram Kishan
44 Nowseekar, Shri Shripat Rao Laxman Rao
45 Ninno, Shri Kalyan Rao
46 Pahade Shri Man kohand Kewal Chand
47 Pathak Shri Nago Rao Vishwanath Rao
48 Patil Shri Rakhamaji Dhondiba
49 Patil Shri Virepdra,

60 Rajalingam Shri M S
61 Ramaolia Shri G
62 Ramakrishna Rao Sh i B
63 Ramalinga swami Shri Mahalinga swam
64 Rama Rao Shri
65 Rama Rao Shri B lakrishna Rao
66 Ramaswamy Shri D
67 Ranga Roddy Shri K V
68 Rudrappa Shri S
69 Sangam Laxmi Bai, Shrimati
60 Sa tri Shri S I
61 Shafiuddin Shri
62 Shahjahan, Begum Shrimati

The motion was negatived

68 Shankar Deo Shri
61 Shrihari Shri
65 Shroff Sl ri K
66 S rvaram Pratap Roddy Sh
67 Syed Mohammed M za I Sl ri
68 Venkat R m Rao Shri K (Peddamu yal)
69 Vh p kshapp Sh I
70 Vithal Roddy Shri C
71 W ghma Shrima i Ash tai
72 Waghm Sl ri Shiah Rao M
73 Yeolkar Shri C num w Y
74 Deo Shri Copal ashtri S

The II se then adjou ned for recess till Six f the Clock

The House reassembled after recess at Six of the Clock

(MR SPEAKER IN THE CHAIR)

*Shri M Buchaiah* I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill 1958

مسٹر اسپیکر سر میں نے یہ ہم ما ن آبکاری کی مد (۳۴) میں پیش کی ہے جو
بہت معمولی اور چھوٹی سی ترمیم ہے میں امید کرتا ہوں کہ ترمیم بلا کسی اعتراض
کے قبول کرلی جائیگی اس لیے ا ترمیم کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس قانون
کی موجودگی میں وہ غریب طبقہ کا نوکر ان او اسے والا ہے اور نیشنل انکم
( National income ) میں ۱/۳ حصہ ای ہے سے جمع کرتا ہے
او راپ دن رات کرتا ہے ندستی ہے ر سار حال ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے
اس قا د ں کی رسم کی گنجا ں نہیں ہے قا ن آبکاری وا کطرۂ قانون ہے
کسی جمع کی دو ان کا ھراج کرے وقت باح پہ سر رقموں کی تعداد بتا ی جاتی ہے
قانون کے تحت رولس بنائے ہیں امر میں یہ بتایا ایا ہے کہ جمع در درخت
ہوں تا ہوں ان ی صورت میں اوس مسا ہے یہ تا کا ادار یہ رقم وصول کی جاسکتی
قا ن بنانے والے تا قان ر ل کرنے والے امر حصر ـ ـ ہے کے لیے تیار ہو
ہیں کہ وہ بھاری رقم ے میں کسی مسکل سے سر کر سکے درجہ ں کی تعداد
بتائی جاتی ہے جمع اسے ہ دم کس طرح سے رقم ادا کی جاسکتی ہے
اسی لیے میں کہتا ہں کہ انکاری کا و ا قانون کطرۂ قا ہے او میں کلالوں کی
بہبودی کے لیے کسی ہم کی گنجائش نہیں ہے او لہ نراشنے والوں کا اس میں کوئی
فائدہ ہے معاملات آبکاری ما را ر مسم پر ھراج کیے جاتے ں ھراج میں دو طریقے
اختیار کئے جاتے ہیں ایک تو یہ کہ کھلی بولی لی جاتی ہے او دوسرے یہ کہ ٹنڈرس
( Tenders ) منگائے جاتے ہیں ٹنڈرس لینے میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ
کس نے کسنے کا سوال کیا ہے اور کسی رقم درج کی ہے دوسرے یہ کہ وہ شخص جو

مالدار ہے اس میں حصہ لے سکتا ہے اور اوسی کو معاملات چلانے کے لیے صداقت نامہ بھی مل سکتا ہے مگر حکومت اور اس ہاؤس کے انڈسٹریل ممبرس جانتے ہیں کہ وہ مہاجر جو معاملات حاصل کرتا ہے خود اسکے میں نا تجربے میں حصہ نہیں لیتا بلکہ دوسروں کے سپرد کرتا ہے البتہ فائدے میں ان کا مقرر حصہ ہوتا ہے ان حالات میں میں کہوں گا کہ ٹراسپورٹ والے اور ندی بیچنے والوں کے ساتھ حکومت نے جس نا انصافی کی ہے دوسری نا انصافی یہ ہے کہ اگر کسی مہاجر کے نام ٹھیکا ہو جاتا وہ کسی وجہ سے چلا آرہا ہو اور مہاجر نہ بیان کردے کہ یہ ٹھیکا اون لوگوں کی وجہ سے چلا آرہا ہے جو ایسے ہیں اور سندھی پنجابی ہیں یعنی دہلی مہاجرین کے طور پر کام کرتے ہیں تو حکومت اس دفعہ کے تحت قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر اون غریبوں کی مال وجائداد ضبط کر لیتی ہے اور اس طرح کرایہ داروں سے رقم وصول کرنے میں غریب دہلی مہاجرین کو ستایا جاتا ہے ایسے واقعات ورنگل کریم نگر اور نلگنڈہ میں ہوئے ہیں اور غریب لوگ ان مظالم کا شکار ہو گئے ہیں اور ایسے کیس اکثر میں جو کروڑ گیری میں ا ونڈے حکومت سے مدد لیکر ٹراسپورٹ والے غریبوں کے مکان بیل بکری وغیرہ ہراج کراتا ہے اس طرح غریب ٹراسپورٹ والے پریشان ہیں یہ واقعات میں نے کئی مرتبہ آنریبل منسٹر کے علم میں لائے ہیں میں نے ان کے پاس اس قسم کے ایک دو کیسس کا ریپرزنٹیشن ( Representation ) بھی کیا ہے مثال کے طور پر میں کہوں گا کہ حیدرآباد و سکندرآباد کے مہاجر بخت لال ندروکا ہیں انہوں نے معاملات آبکاری خود حاصل کرکے کلالوں کو تقسیم کئے ہیں ان دکانداروں سے جو پیسہ وصول طلب ہے وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ یا پندرہ دن میں ایک مرتبہ وصول کرتے ہیں لیکن خود سرکاری رقم بلا لحاظ مدت وبلالحاظ قانون بقایا رکھتے ہیں حالانکہ اون غریب ٹراسپورٹ والوں اور دکانداروں پر ایک حبہ بھی بقایا رہنے نہیں دیتے گورنمنٹ کی جو رقم ان پر بقایا رہتی ہے وہ سال دو سال کے بعد یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں دکاندار اور فلاں فلاں ٹراسپورٹ والے کے ذمہ اتنی رقوم باقی ہیں اس پر گورنمنٹ ان غریبوں کی جائداد ضبط کرلیتی ہے اور وہ رقم اون سے وصول کی جاتی ہے اسی طرح ڈی اٹالیہ نے سنہ ۶۱ ۶۲ ف میں معاملات آبکاری حاصل کئے ہیں ان کے ذمہ چار لاکھ ۸۲ ہزار کا بقایا ہے انہوں نے منسٹر صاحب کے پاس درخواست پیش کی کہ فلاں فلاں دہلی مہاجرین باقی رکھنے کی وجہ سے وہ گورنمنٹ کا بقایا ادا نہیں کرسکے اس پر منسٹر صاحب نے حکم جاری کیا کہ ایسے دہلی مہاجرین کی جائداد ضبط کرکے رقم وصول کی جائے نتیجہ یہ ہوا کہ ضبطی جائداد کے احکام جاری ہو گئے ہیں وہ غریب میرے پاس آئے میں نے انہیں مہتمم صاحب آبکاری کے پاس لیے گیا حسابات طلب کیے جس میں سے بقایاجات کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ ۸۲ ہزار روپئے جو اٹالیہ صاحب کے نام باقی ہیں وہ اس غریب سے وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے حیدرآباد و سکندرآباد کے کلالوں کے ساتھ جو کچھ نہ کچھ پڑھا لکھا جانتے ہیں گورنمنٹ کا یہ سلوک ہے تو دیہات کے غیر تعلیم یافتہ کلالوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ جو اکنامیکلی ( Economically ) اور سوشیلی ( Socially )

/

پسماندہ طبقوں ( Backward Classes )میں شامل ہیں گورنمنٹ کا کیا سلوک ہے یا ان کا کیا خیال ہے۔ کیا ایسے غیر تعلیم یافتہ لوگوں سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے مفاد کا اور کچھ خیال رکھ سکیں کبھی نہیں۔ کیا ایسے گرے ہوئے طبقے کے لیے ان کلالوں اور شراب والوں کے لیے جن کی الاٹ گری ہے حکومت نے ایک لاکھ ( ) ہزار کی گنجائش رکھی ہے جس میں ان کے لیے کیا ہے۔ اگر ایک کروڑ روپیہ ان کے لیے رکھا جائے تو کم ہے کیونکہ کلال طبقہ بہت گری ہوئی حالت میں ہے انہیں کھانے کے لیے کھانا نہیں ہے رہنے کے لیے مکان نہیں ہے اور پہننے کے لیے کپڑا نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ وہ طبقہ ہے جو (۹) کروڑ روپیہ جمع کرتا ہے۔ ایسے طبقہ کے لیے

*Mr Speaker* The statement shall be brief

*Shri M Buchiah* Sir unless I impress upon the House the importance of this Bill I am afraid this may also have the same fate as the previous ones (Laughter) I should say that this contains the important matters that affect the ordinary tapper

ان طبقوں کے فلاح و بہبود کے لیے جو ابھی محنت کرتے ہیں اور نو کروڑ روپیہ گورنمنٹ کی ٹریژری میں جمع کرتے ہیں اور جو حکومت کا ساتھ دیتے ہیں حکومت تیار نہیں ہے میں سمجھونگا کہ حکومت کی یہ غیر ذمہ دارانہ پالیسی ہے گورنمنٹ کا سلوک اس سے مدرلی ( Stepmotherly ) ہے افسوس کی بات ہے یہ لوگ جنکی تعداد ( ۱) لاکھ سے زیادہ ہے اگر سب کے سب ہڑتال کریں اور یہ کہیں کہ ہم ابھی بڑی بھاری رقم نیشن بلڈنگ ( Nation building ) کے لیے

مسٹر فار ایکسائز ، فارسٹس اینڈ کسٹمس (شری رنگا ریڈی) جو تقریر ہو رہی ہے اوس کا اسٹیٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں یا پبلک پلاٹ فارم کی تقریر معلوم ہو رہی ہے

میری یہ اہم بحث میں جو کہہ رہا ہوں وہ اسٹیٹمنٹ سے ہی تعلق رکھتا ہے میرے اسٹیٹمنٹ کا تعلق سمساحر سے یا دیگر سمساحرین سے نہیں ہے بلکہ تاڑ دکانداروں سے ہے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس کے لئے کوئی تجویز نہ کی گئی تو پچھتانا پڑیگا اس لیے میں ہاؤس سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ غریب طبقہ کے لئے اوس دن کے آنے کا موقع نہ دیا جائے

اب میں وہ دفعہ اور ترمیم پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں دفعہ (۳۳) یہ ہے

محصول آبکاری رقم تعہد یا اور رقم جو سرکارعالی کو واجب الوصول ہو ذمہ دار اصلی یا اوس کے ضامن سے یا بہ صورت مذکور دفعہ (۷) وہ رقم جو تعہددار ماجر کو

واجب الوصول ہو ا کے سکمداروں ا ما ء ب کے کا ادارول سے مسل ماما رر مالگزاری
وصول کی جاسکے گی

(۲) بعہدداران سکمداروں سے رقم واجب الادا اندروں ایک سال مسل عاما
رر مالگزاری به بوسط تعلقدار وصول کرا سکے گا

میں نے اس بعه ں جو ترمیم پیس کی ہے اوس کے ب مساجرس با اون کے
سکمداروں سے واجب الوصول رقم جو حکومت کو وصول طلب ہو برابر وصول ہوسکی ہے
ابی هی بہں بلکه بلا مروت اور بلا رورعاب اں ساجرس سے جو بڑی بری رقمیں
ادا کرسکے هیں اور جنکا راست بعلق گورمت سے ہوبا ہے اون سے یه رقم و ول کی
جاسکی ہے لیکن جو باعث دوکاندار ہوئے هیں وہ ایسے ہوئے هیں جن کا گورمنٹ
سے کوئی تعلق بہں ہوبا بلکا اون کا تعلق مساجرس سے ہوبا ہے لیکن اس میں بھی
کیرا کرس جو فائدہ اٹھاتے هیں اون میں ان دوکاںداروں کا کوئی حصه بہں ہوبا البته
کیرا کرس کا راست تعلق حکومت سے ہوبا ہے حکومت کو جاہیے که بقایا کی رقم
اوسی کیرا کٹر سے جو معامله لیتا ہے وصول کرے که عرب بلی مساجرس سے
ایسے آدمی سے جس کا حکومت سے کو تعلق بہں ہوبا نہ کوئی کیرا کٹ حکومت سے
کرتا ہے اور نه ساجرس یا کیرا کٹرس کو اس کے ام کو رقم باقی ہے اوس کا ا رقم
کا مطالبه درست بہں ہے چنانچه اسی وجه سے میں نے یه ترمیم پیس کی ہے اس لیے
میں هاوس سے اپیل کرتا ہوں که و میری اس ترمیم کو قبول کرے اگر میری ترمیم
قبول کرلی جا ئیگی تو گویا هم غریبوں کے ساتھ انصاف کرسکیںگے

**श्री माणिकचंद पहाडे (फुलंब्री)**

स्पीकर सर मे अिस तरमीम की वजु करने की मुखालिफत करूंगा जिसकी वजह यह है कि अकी दूकानदार और कांट्रैक्टर (Contractor) से वसूल किया जाय अैसाही लिखा है अुसमें से छेकी दूकानदारों को निकालने के लिये यह तरमीम लायी गयी है लेकिन कानून का तो यह अुसूल ह कि जो जो कांट्रैक्ट लेते हैं और अुससे फायदा अुठाता है अुन सब पर वह रकम देने की जिम्मेदारी पडती है कांट्रैक्टस छेकी दूकानदारो को काम देते ह और ये छेकी दूकानदार यदि अपनी रकम अदा न करे तो अुसकी जिम्मेदारी कांट्रैक्टर पर आकर पडती है अेक जो बडा कांट्राक्टर रहता है वह अेकमुश्त बहुत बडा कांट्रैक्ट लेता है और अुसमे हिस्से बनाकर ४ ४ तक छेकी दूकानदारों में वह कांट्रैक्ट देता है और ये छेकी दूकानदार अपना अपना रकबा देते है और यदि अुसका नाम अिस लिस्ट मे न रहा तो फिर गव्हर्नमेंट को रकम वसूल करने से बडी परेशानी होगी और गव्हर्नमेंट को कोर्ट मे जाकर दावा करने का मसला पैदा होगा और वह अेक नयी झंझट आयेगी ऑनरेबल मेंबरने अपनी तरमीम पर भाषण करते हुअे कहा कि ये जो छेक दूकानदार लोग होते हैं वे बहुत गरीब होते हैं अनपढ होते हैं, अुनको हिसाब नही समझता है कितनी रकम अपने को अदा करनी है यह वे नही समझते और अुनसे ज्यादा रकम वसूल की जाती है मै कहना चाहता हू कि यह बात सही नहीं है दरअसल तरामनेवाले लोग और जिनमें फरक होता है य छेकी दूकानदार अच्छे व्यापारी होते हैं और काफी समझदार भी होते हैं

/

अपना व्यापार और तिजारत करना अच्छी तरह जानते हैं हिसाब वगरह भी अच्छी तरहा जानते हैं ये लोग जब आकर अपनी रकम अदा करते है तो हिसाब बराबर करते हैं जितनाही नही बल्कि रसीद भी मागते हैं जब ये लोग जिससे फायदा उठाते हैं तो रकम अदा करने कि जिम्मेवारी भी उन्ही पर पडती है अब काट्रक्टरो के साथ साथ जो जी दूकानवारो पर भी जिम्मेवारी आयद होती है अब ओक बडे बड काट्रक्टर के पास बहुत बडा काट्रक्ट होता है तो वह असे कभी छोट छोट जली दूकानवारो के बीच बाटता है अगर य जली दूकान अपनी अपनी रकम का हिस्सा अुसे अदा न करे तो फिर वह पूरी रकम सरकार को कसे अदा कर सकता है? असी हालत म काट्रक्टर काम करने के लिये तयार नही होगा और यदि अ हुवा तो फिर गव्हर्नमट की आमदनी बहुत कम हो जायेगी जिससे तो गव्हर्नमट को कोओी ९४ लेड रुपय मिलते है जिसलिये यह जो गुजारिश की जा रही है कि जली दूकानदारो को जिसम से निकाल दिया जाय वह सही नही है यह रकम बराबर वसूल नही हुवी तो फिर अदालतो जाना पडता है और फिर डिक्रिया आदि निकालनी पडती है जिसम तो बहुत वक्त जाया होता है फिर ये जो बड़ काट्रक्टस होते है अुनका फायदा भी जली दूकानवारो की अपेक्षा ज्यादा होता है जली दूकानवारो का कम होता है और यदि ओकाध वक्त ये सारी रकम वसूल करने की जिम्मेवारी लेता है तो असे तो सरकार को पूरी रकम देनी ही होगी यदि अकाध से रकम न वसूल नही हुवी तो वह वसूल करने म सरकार को अुसकी मदत करनी ही चाहिये जिसलिये जली दूकानवारोको वह नही निकाल सकती है गव्हर्नमट जितनाही कर सकती है कि जो बड़ काट्रक्टस है अुनका जो फायदा होता है अुसकी रकम अुनके हिस्से की वे सीधे गव्हर्नमट के पास जमा कर सकते है और वह जमा हुवी रकम गव्हर्नमट अुस काट्रक्टर के नाम जमा कर सकती है जिससे यह होगा कि बडे बड काट्रक्टस और जली दूकानवारो के सबध नही आयग

वरगल नलगोडा करीमनगर आदि जगहो पर तो लोगो ने यह मुव्हमट (Movement) शुरू कर दिया है कि जली दूकानदार अपनी रकम ही अदा न करे जिससे होगा क्या कि काट्रक्टस मुश्किल म पडगे और वे कान्ट्रक्ट लेने के लिये तयार नही होंगे और वे अपनी पूरी रकम अदा नही कर सकते है यह जो रकम है वह गव्हर्नमट की है और वह तो उसपर वसूल होनी ही चाहिये जली दूकानदार यदि रकम अदा नही करते है तो काट्रक्टस कहा से रकम अदा करेगे? जिसलिये पूरी रकम की वसूली के लिये यह जरूरी है कि जली दूकानवारो का नाम भी जिस लिस्ट म काट्रक्टरो के साथ होना चाहिये यह जो बताया जा रहा है कि जेली दूकानवारो को जिसमें से निकालने से गरीबो का फायदा होगा लेकिन जिससे फायदा तो नही बल्कि अुल्टा नुकसान होगा

अगर रकम वसूल न हुवी तो गव्हर्नमेंट को अदालत मे जाना पडेगा और गव्हर्नमट वहा कहेगी कि जिस जली दूकानदार न काट्रक्ट लिया था और रकम अदा नही की तो अुसको अदालत में यह साबित करना होगा कि मने दूकान ही नही ली है जिन सब बातो से बेहतर तो यही होगा कि वह सारी रकम अदा करे अपनी जिम्मेवारी पूरी करे जिस तरमीम से गरीबो का कोओी फायदा नही होने वाला है जिसलिये यह दाखिल नही करनी चाहिये जितना कहते हुये म अपनी तकरीर खत्म करता हू

سری ام محا وس طرف کے ایک آنرابل ممبر نے یہ ریمارک کیا ہے کہ مسا سے و رقم وصول طلب ہوتی ہے وہ حاصل کرنے کا حق ہے ہوں میں کہونگا کہ یہ غلط ہے گر ہی وہ کہتا ہے وہ غلط بھی ہیں میں سے یو اسا نہیں کہا میں نے یہ کہا کہ جو سہ جز راست حکومت سے مطالبہ کرتا ہے اس سے کسر کے حاصل کرتا ہے وس کو خود حکومت کے پاس جوابا اور ہونا چاہیے اور اوس سے رقم تھا بلا کسی لحاظ بلا کسی رحم اور سہولت کے وصول کی جانی چاہیے آج کل تو یہ ہو رہا ہے کہ سالہا سال گزر جاتے ہیں لیکن رقم وصول نہیں ہوتی کروڑھا روپیہ کا تھا اون بڑے بڑے تاجرون کے نام باقی ہے میرا تو کہنا ہے کہ اونہیں ایک پیسہ کا بھی موقع نہ دیا جانا چاہیے میں اس خیال سے متفق ہوں میں جانتا ہوں کہ ملک اور گورنمنٹ کا پیسہ جو ن بلڈنگ( Nation building ) ور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام آسکتا ہے وہ ان لوگوں کے پاس بلا وجہ رکا رہنا چاہیے وہ لوگ بڑے دھن وان ( धनवान ) اور روپیہ والے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ایسی رعایات جوا جو روک رکھے ہیں ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی مراعات نہ کیے جانے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی ادبا جانتا ہوں کہ جی کا ادار عرصے سے ہوئے ہیں جو بہ تاجرون کے ساتھ خانگی طریقہ پر معاہد کرتے ہیں وہ تاجرون یا کمیر کمیرس کے نام جو رقم باقی ہے وصول کرنا درست نہیں ہے وس کے علاوہ میں یہ بھی کہتا ہے کہ مساجر اور دیلی مساجرون اگر مانا ایسا نہیں کرتے ہیں تو سیول پروسیجر اور سیول قانون کے مطابق جیسا کہ دیگر قرضوں کے بارے میں ہوا کرتا ہے ان سے رقم وصول کی جاسکتی ہے لیکن گورنمنٹ مساجرون کو فائدہ پہنچانے کے لیے بلا وجہ محرومی کرتی ہے وہ رقم سیول قانون کے مطابق وصول کی جاسکتی ہے دوسری خبر یہ ہے کہ خانگی مالصب دکانداروں سے زر آبکاری کو حکومت زر مالگزاری کی طرح وصول کرنے کی کوشش کرتی ہے میرا خیال ہے کہ یہ رقم اون اصل مساجرون سے وصول کی جانی چاہیے حکومت کو چاہیے کہ وہ مالصب دکانداراون کی سہایتا ( सहायता ) کرنے کی طرف بھی توجہ دے رقم جو وصول طلب ہوتی ہے وہ بسک کمیرا کمیرس سے وصول کی جانی چاہیے جس طرح حکومت کمیرا کمیرس کی طرف داری کرتی ہے وسی طرح ان غریب مالصب دکانداروں کی طرفداری بھی کرنی چاہیے آپ کب تک کمیر کمیرس کے ساتھ مروت کرتے رہینگے ؟ کیا آپ ایسی کوئی مثال بتاسکتے ہیں جس میں ان غریب مالصب دکانداروں کے لیے بھی رعایت رکھی گئی ہو ؟ کیا سہ ر صاحب کے پاس اون کے ڈپارٹمنٹ میں ایسی کوئی مثال ہے ؟ جہاں تک میرا خیال ہے ایسی سہولتیں ان غریبوں کے لیے نہیں دی گئیں بلکہ اس کے برعکس یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کمیرا کمیرس کو سہولتیں نہ دی جائیں تو رقم وصول کرنا مشکل ہو جائیگا میں کہونگا کہ یہ غلط ہے جو مساجر آپ کا معاملہ لیتے ہیں وہ ضمانت یا یہ معتبری بھی پیش کرتے ہیں ایسی صورت میں آپ کی رقم کہیں نہیں جاسکتی آپ اون کی جائداد ضبط کرسکتے ہیں اون کی ملکیت وغیرہ سے رقم حاصل کی جاسکتی ہے لیکن آپ ایسا نہیں کرتے بلکہ

بسماندہ جس عرصہ اد ی کی سا ھی کرا ہے اون سے رقم وصول کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ان مجرموں کے پاس نہ رہنے کے لیے جھونپڑی ہوتی ہے نہ کھانے کے لیے کھانا ا ہے عرصہ آ سوں سے رقم وصول کرنے کے لیے عہدداروں کو اختیارات دیے جاتے ہیں ہ ح کی حکومت کی پالیسی ہے اس سلسلہ میں یہ کہا گیا کہ چونکہ اضلاع تلنگانہ کریم نگر اور ورنگل وغیرہ میں کچھ ا ہے واقعات ہو رہے ہیں جنکی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہے لیکن میں کہونگا کہ اضلاع کے واقعات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا و ا ی جگہ ر ں اور ہ ا ی جگہ ر آب اون واقعات کو اس میں شامل کرنے کی کوشش ہ دیجیے ہ حقیقی واقعات ہیں لوگ اضلاع سے آئے ہیں اور یہاں اپنے مرضے پیش کر رہے ہیں لیکن اون کی شنوائی نہیں ہوئی ایسا کہتے ہوئے میں ہاوس سے اپیل کرونگا کہ وہ بری اس رسم کو دور کرلے

*Mr Speaker* The question is

That leave to introduce the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill 1958 be granted

*Shri M Buchiah* The motion was negatived I demand a division

The House divided

Ayes 48 Noes 76

The motion was negatived

*Mr Speaker* Let us now proceed to the next item First Reading of L A Bill No XV of 1952 the Hyderabad Security Measures (Repealing) Bill 1952 introduced by Shri V D Deshpande

The hon Member was practically at the close of his speech last time How much time does he like to take now ?

*Shri V D Deshpande* 15 minutes Sir

*Mr Speaker* It is in the interest of the hon Member himself that speeches should be as short as possible otherwise the whole of non official business cannot be transacted

**श्री व्ही डी देशपांडे**

अध्यक्ष महाराज मी जे हे बिल सभागृहा पुढे मांडले होते त्यावर मागच्या सेशन मध्ये बरीच चर्चा झालेली आहे पण मध्ये बराच काळ गेल्यामुळे थोडसे ताजे करण्याकरिता किंवा त्यावर जी राळ साचलेली आहे ती झटकण्या करिता मी माझे मुद्दे थोडक्यात सभागृहापुढे ठेवीत आहे

*Shri L K Shroff* Mr Speaker Sir we can t follow the hon member s speech

श्री व्ही डी देशपांडे पहिली गोष्ट सभागृहापुढे आणावयाची आहे ती ही की हा जो कायद्याचा समूह आपल्या सरकारने पास केला आणि ज्याला आज लोकांचे प्रतिनिधी म्हणविणारे सरकार कायम ठेवीत आहे हा इतिहासच लोकशाही विरोधी आहे या कायद्याचे जे नाव आहे तेच मुळी असे आहे की ?

SECURITY MEASURES REPEALING BILL

हे बिल ज ठवले आहे मुळ जो कायदा आहे त्यात मेजर्स (Measures) हा शब्द वापरला आहे बरेच कायदे अशा ठिकाणी आणले आहेत मला असे स्पष्ट म्हणावयाचे आहे की युद्धाच्या काळात कायदा वापरले जात होते तसाच कायदा ह्या सरकारने मजूर केला आहे आणि हा कायदा युद्धा त्यापैकीच अेक आहे असे मेजर्स ह्या शब्दावरून दिसते उदाहरणार्थ अेखादे गाव किंवा अेखादी जागा सोडून जाता येवू नये अशा प्रकारच्या गोष्टींचा समावेश या कायद्यात आहे या वेळी मला १९३९ सालची आठवण होते जेव्हा मी औरंगाबाद जेल मध्ये होता तसेच १९४५ साली जेव्हा लेव्ही विरुद्ध चळवळ करता असे म्हणून मला नावेड मध्ये स्थानबद्ध करण्यात आले होते तेव्हाचा काळ मला चांगला आठवतो निझामाविरुद्ध आम्ही असे युद्ध चालविले होते तसेच आजच्या सरकारविरुद्ध चालविले आहोत अशी आजच्या सरकारला भिती वाटत असावी परंतु मला हे सांगावयाचे आहे की तशा प्रकारची आज परिस्थिती नाही युद्धकाळातील कायदे आजचे सरकार जेव्हा चालू ठेवीत आहे तेव्हा असे म्हणावे लागते की आजच्या सरकारने जनतेविरुद्ध युद्ध पुकारले आहे की काय ? अशा प्रकारच्या कायद्याला सरकार ठेवीत आहे तेव्हा मला असे म्हणावयाचे आहे की आता तशी परिस्थिती राहिली नाही ज्या कायद्यामुळे अेखाद्याला स्थानबद्ध करता येते सामुदायिक दंड बसविता येतो सामुदायिक वाङ्मय जप्त करता येते किंवा अेखाद्याला वारंटाशिवाय चालान करता येते अशा कायद्याची आज काहीही आवश्यकता राहिली नाही हे कायदे युद्धकाळातील आहेत यापूर्वी जो भारत संरक्षक कायदा होता आणि अितर युद्धकाळातील कायदे होते त्याचाच नातू म्हणा किंवा मुलगा म्हणा किंवा आपल्याला काय वाटेल ते म्हणा आजचा कायदा आहे म्हणा कशाला हे निश्चितच आहे की ते कायदे या कायद्याचे आज जिवंत बापच होते तुम्ही जर असे म्हणता की ब्रिटीश साम्राज्यशाहि हिंदुस्थानातून पूर्णपणे नाहीशी झालेली आहे तर आज अशा प्रकारचे कायदे आजच्या लोकशाहीच्या चळवळीच्या काळात किंवा लोकराज्याच्या काळात ठेवणे कितपत योग्य आहे ? असे मला मोठ्या आग्रहाने माननीय गृहमंत्र्याना सांगण्याचे आहे

दुसरा मुद्दा जो मला सांगावयाचा आहे तो असा की असे सांगण्यात आले आहे की हा कायदा कम्युनिस्टांची तेलंगणात जी चळवळ होती तिला आटोक्यात आणण्यासाठी अमलात आणावा लागला या पूर्वीच सभागृहापुढे मी स्पष्ट केले होते की तेथील चळवळ आम्ही परत घेतली आहे हा कायदा जो लागू करण्यात आला आहे तोच मुळी चुकीचा आहे आम्ही चळवळ मागे घेतल असे जाहिर केल्यानंतर हिंदुस्थानच्या अध्यक्षांची संमति घेवून लागू करण्यात आला

आहे पोल्साच्या चूकीमुळ म्हणा किंवा अितर चूकीमळ म्हणा मात हा कायदा लागू करण्यात आला हे कबूल करावे लागल सध्या अशा तऱ्हेची कोण याही प्रकारची चळवळ तेलंगणात हुद्राबाद मध्य किंवा हुद्राबादच्या कोण याहि भागात चाल नाही आणि शिवाय गल्या सेशनमध्य हे बिल आपणापुढ मांडले होते त्या वेळला जी परिस्थिती होती त्या पेक्षा आजची परिस्थिती जास्त चांगली आहे असे सरकारला आणि गृहमंत्र्यानाहि कबूल करावे लागल नहमी हा मुद्दा पुढ करण्यात यतो की राज्यात शांतता राखण्यासाठी ह्या कायद्याचा आवश्यकता आहे परंतु मी जा आता सभागृह पुढ मुद्दा मांडला आहे की आजच्या परिस्थिती मध्य या कायद्याची आवश्यकता नाही तो सभागृहातर्फ मान्य करण्यात यईल आणि हा कायदा शक्य तितक्या लौकर रद्द करण्यात यईल असा मी आशा करतो

तिसरी गोष्ट म्हणज आमचे चादरघाटचे सन्माननीय सभासदानी मी मांडलेल्या बिलाचा विरोध करताना सांगितले होते की राज्यात चोऱ्यांना बकाळपणाला दरोड्यांना आळा घालू नय असे तुम्हाला वाटते काय? मला त्याना सांगावयाचे आहे की मी प्राक्टिस केल नाही तरी मी कायद्याचा अभ्यास केला आहे आणि सभागृहापुढे सांगायला हरकत नाही की मी अेल् अेल् बी ची परिक्षा फस्ट क्लासमध्य पास झालो आहे आणि मीहि अिंडीयन पिनल कोडाचा अभ्यास केला आहे मला असे म्हणावय चे आहे की आमचे ज अिंडीयन पिनल कोड आहे ते ब्रिटिश साम्राज्य च्या ही चौकटीत तयार झालेले आहे आणि साम्राज्यशाही हा मोठा डाग हिंदुस्थानच्या मानवर ठवला होता यात तुम्हाला चोऱ्या दरोड्याना आळा घालता यत नाही काय? अका मोठ्या कायदे पंडितान म्हटले आहे की हिंदुस्थानातील पिनल कोडात नसणार नाही अशी अकहि गोष्ट नाही फक्त त्यामुळ पुरुषाची स्त्री आणि स्त्रीचा पुरुषच फक्त त्यामळ करता येत नाही तेव्हा सभागृहापुढ चोऱ्याचे दरोड्याचे भयानक चित्र ठवण्याचे कारण नाही असे मला व वाटते हा कायदा रद्द केल्यान कोणत्याही प्रकारे नुकसान होणार नाही

मागं विरोध करताना मंत्र्यांनी सांगितले होते की आम्हाला या कायद्याचा फारसा अुपयोग करावा लागला नाही ह्या कायद्याप्रमाणे फार तर १ ५ डिटेशन (Detention) ऑर्डर काढाव्या लागल्या असताल अकीकड असे सांगता की या कायद्याचा आम्हाला अुपयोग करावा लागला नाही आणि दुसरीकड असे भासवता की हा कायदा रद्द केला तर आकाश कोसळल हे बरोबर नाही असे जर आहे तर यावरून हे सिद्ध होते की या कायद्याची आता मुळीच गरज नाही आम्हाला सांगितले जाते की राहु या शस्त्रागारात निरनिराळी शस्त्र असावी सांगावयाचे आहे की शस्त्रागारात जास्त शस्त्र ठवल तर लोकाला भूमिका शंका यते आणि वाटते की काही तरी काळ बेत यवपक्षा बेत तयार करत आहे ना? तुम्हाला वाटत असेल की आम्ही कौरव्या कलेक्टर कचेरी वर हुल्लड परिस्थिती जाहिर करण्यास लावण्याकरता गर्दी शांतक बाबा मोचा घेऊन आलो तेव्हा तुम्हाला ह्या कायद्याचा अपराध्यांचा मोठ्या जोरान सांगता यते की कलेक्टरच्या कचेरीवर मोर्चा चालून आला आणि लढण्याचा प्रयत्न झाला पण आमच्या पोलीसांच्या चातुर्याने प्रसंगावधानान वगैरेमुळे सर्व परिस्थिती आटोक्यात आली मला असे वाटते की ज्या सर्व शस्त्र ठेवल्यान शासनास ठवण शक्य नसते या वेळी मला मी जेव्हा विद्यार्थी स्कूलमध्य होतो त्या वेळच्या अका गोष्टीची आठवण होते विद्यार्थ्यांना माझ्याकडे अक पठाण होता ज्या सर्व अंगावर शस्त्र लटकवलेल असत आणि जेव्हा वाघ आला तेव्हा पळून

पडून गेले आणि तो पळून गेला तेव्हा मला असे सांगावयाचे आहे की अशा प्रकारे शस्त्रागारामध्ये जास्त शस्त्र ठेवून आपले राज्य सुरक्षित ठेवू शकू असे कल्पना करणेच चुकीचे आहे राज्य शस्त्रांच्या आधारावर न रहाता बहुजन समाजाच्या पाठिंब्यावर चालत असते ही गोष्ट इतिहासात सिद्ध झालेली आहे तेव्हा मला असे वाटते की लोक प्रतिनिधीचे म्हणविणाऱ्या सरकारने ही गोष्ट मानावयास पाहिजे आणि तुम्हीच मूळ अन् ध्वनी मध्ये जाऊन तुम्हीच सारे सांगता की ५ टक्के डिसआर्मामेंट (Disarmament) करा निदान तेवढे तरी तुम्ही स्वतःच्या आचरणात आणा तुमच्या जवळ जे हे तेवढ्या कायद्याचा जर वापर करा हा जो कायदा आहे तो जनतेच्या डोक्यावर लटकत तरवारीप्रमाणे आहे तो तुम्हा परत घ्यावयाला पाहिजे म्हणून मी गृहमंत्र्यांना विनंति करतो की त्यांनी हा कायदा रद्द करावा

शेवटी मला असे सांगावयाचे आहे की याची तिखट टीका सभागृहाकडून आमच्या लोकशाही आघाडीवर आणि त्याचा अंग जो कम्युनिस्ट पक्ष भाग आहे त्यावर टाकण्याचा प्रयत्न केला जातो मला सांगावयाचे आहे की आमचा आणि तुमचा काही बाबतीत मतभिन्न विरोध असेल परंतु आम्ही चळवळ भाग घेतली आहे असे सांगितले असताना तुम्ही आमच्या अश्वासनावर कोणत्याहि प्रकारे शंका घेणे हे काही राजकीय मुत्सद्देगिरीचे योग्य होणार नाही आम्ही तसे म्हटले तर फटींग लोक आहोत ठरवले तसे कर सशस्त्र लढा करावयाचा ठरवलं तर कितीही कायदे आडवे आले तरी तो करू मग तुम्ही कितीही कायदे करा कितीही शस्त्र आपल्या शस्त्रागारामध्ये ठेवा कितीही शस्त्र बंदी करा आमच्या धोरणात बदल होईल असे मुळीच नाही उलट जर लढा करावयाचा नाही असे ठरवले तर तुम्ही आम्हाला कितीही चिथवण्याचा प्रयत्न करा आम्ही त्याला मानणार नाही लोकशाही मार्गाने आम्हाला शेतकरी मजूराचे राज्य कायम करावयाचे आहे आणि आम्हाला विश्वास आहे की त्याच मार्गाने आम्हाला वळीत जातेचा पाठिंबा मिळेल तो पर्यंत लोकशाहीचा भाग चुका आहे तो पर्यंत आम्ही त्याच मार्गाने जाऊन सध्याच्या सत्तारूढ पक्षाला जो भांडवलदाराचा हस्तक आहे त्याला नामोहरण करू शकू असा आम्हाला विश्वास आहे आणि त्याच प्रमाणे आम्ही सर्व प्रांतात काम करीत आहोत अ ता फक्त प्रश्न शिल्लक उरतो की तुम्ही कोणत्या मार्गाचा अवलंब करता मला स्पष्ट सांगावयाचे आहे की आमचा मार्ग हिंसेचा नव्हे तुम्ही तो वापरला तर आम्हाला त्याचा प्रतिकार त्याच मार्गाने करावा लागेल तुम्ही जर शस्त्राचे दडपशाहीचे धोरण ठेवले आणि आम्हाला शांततेच्या मार्गाने काम करणे अशक्य करून सोडले तरच आम्ही दुसऱ्या मार्गाचा अवलंब करू आणि मग जर शांतता राहिली नाही तर याची जबाबदारी आमच्यावर राहणार नाही असे मी कितीतरी वेळा स्पष्ट केले आहे आणि शिवाय श्री मकदुम यांनी ही स्पष्ट केले आहे

आपल्या राष्ट्राच्या अभ्युदयासाठी शक्य तो सर्वांनी मिळून शांतता कायम ठेवण्यासाठी प्रयत्न केला पाहिजे आणि हेच ध्येय सर्वांनी ठेवले पाहिजे त्याच मार्गाने गेले असता सर्वांना एकमेकांचे सहकार्य घेऊन पुढे जाता येणे शक्य आहे ही जी आमची राष्ट्रीय परंपरा आहे ती जर चालू ठेवावयाची असेल तर अशा तऱ्हेचे कायदे नष्ट केले पाहिजेत आणि जनतेच्या पाठिंब्यावरच आपल्या राज्याचे अधिष्ठान असले पाहिजे सभागृहाला आणि गृहमंत्र्यांना मला अशी विनंति करावयाची आहे की असे कायदे रद्द करून अशा तऱ्हेचे वातावरण निर्माण केले पाहिजे की ज्या मध्ये सर्व पक्षांना असे वाटू लागेल की जनतेच्या पाठिंब्यावर आम्हाला वाटणारे राज्य आम्ही आणू

शकतो आणि असे सरकार स्थापन करू शकतो की जे फ्यासिस्ट (Fascist) किंवा रावणशाही मार्गाचा अवलंब करणार नाही माझी सभागृहाला आणि माननीय गृहमन्त्र्यांना अशी विनंति आहे की त्यांनी हा कायदा रद्द करावा आणि माझ्या बिलाच्या पहिल्या वाचनाला मान्यता द्या

*Mr Speaker* The question is

That L A Bill No XV of 1952 The Hyderabad Security Measures (Repealing Bill) 1952 be read a first time

The motion was negatived

*Mr Speaker* Since the motion for the first reading has been negatived the question of second and third readings does not arise So it is not necessary to take up the next item *viz* the second and third readings The next item is Shri G Hanumanth Rao to move his resolution

*Shri G Hanumantha Rao* Mr Speaker Sir we are discussing with the other party to bring an agreed resolution So at present I do not wish to move my resolution

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker Sir permit me to explain the situation I have approached the Leader of the House and requested him that we should have an agreed resolution on the question of peace Both the Opposition and the Leader of the House are agreed that there should be peace in the world Since I do not want any controversy over this issue we are trying to have an agreed resolution and I hope you will permit us to postpone the moving of this resolution

*Mr Speaker* When does Shri G Hanumantha Rao want to move his resolution ?

*Shri G Hanumantha Rao* In the next session Sir

## Non Official Resolution No II

*Mr Speaker* All right, Let us proceed to the next item on the Agenda Shri K Venkatram Rao may move his resolution

*Shri K Venkatram Rao* I beg to move the following resolution

This Assembly is of the opinion that the present heterogeneous structure of Hyderabad and of several other

provinces of the South is the product of the British conquest of India and historical vicissitudes and is detrimental to intellectual and the social growth of the people Regrouping of provinces on the basis of language and culture of the people is therefore necessary in the democratic and united India

This Assembly therefore recommends to the Government to request the President of the Republic of India to recommend under Article No 3 of the Constitution for immediate introduction in the House of the People a Bill for the purposes of —

(*a*) Disintegration of Hyderabad State on the linguistic basis

(*b*) Reconstitution of the adjoining provinces on the basis of language and culture

(*c*) Integration of the linguistic regions of Hyderabad State into corresponding reconstituted linguistic provinces and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker Sir I wish to move an amendment to this if permitted It is only a verbal change We had no knowledge that the resolution was coming up to day

*Mr Speaker* That can be done later on

شری کے وینکٹ رام راؤ مسٹر اسپیکر سر حیدرآباد کے ڈس انٹگریشن ( Disintegration ) کے بارے میں جو ریزولیوشن آپکے سامنے ہے وہ کوئی نیا سوال نہیں ہے یہ مطالبہ پرانی تمناؤں دیرینہ امیدوں اور آشاؤں ( आश्वासनों ) کو اس ریزولیوشن کی شکل میں آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں ان تمناؤں کی تکمیل کے لیے آپکے بھی کمٹمنٹس ( Commitments ) ہیں اور ہمارے بھی یہاں کی مطلق العنان حکومت کے خلاف عوام نے جو جدوجہد کی اور جو جنگ آزادی لڑی گئی تکمیل کے بعد اور پہلے جو وعدے کیے گئے تھے انہیں پورا کرنا ضروری ہے ورنہ آزادی حاصل کرنے کا مقصد جیسے کا ویسا رہ جائیگا لیکن ایسی چیزیں ہمارے سامنے آرہی ہیں کہ ہم خواب میں بھی کا تصور نہیں کر سکتے تھے نظام کی حکومت نے سہا راشٹرا آندھرا اور کرناٹک کو ایک ہی جگہ جانے میں ڈالکر بند کردیا تھا یہ اسٹیٹ تینوں قوموں کا قید خانہ تھا آج بھی وہی شکل باقی ہے اس شکل میں ہم

رکھنے کے لیے تیار نہیں ہیں ہماری یہ منشا ہی کسی ایک پارٹی کی نہیں ہے کہ
تمام پارٹیز کی یہی تمنا ہے کہ حیدرآباد کی غیر فطری تقسیم یا ان نیچرل ڈویژن
( Unnatural division ) ان رہے یہ صرف پارٹیز کہ جو ملک بھر
بھی اس سامراج شاہی کے خلاف رہے ہیں اور انکا بھی یہی کہنا تھا مگر افسوس کہ
آزادی کے بعد ہم اور تمام سیاسی پارٹیاں اس کو بھول بیٹھے نہ صرف حیدرآباد بلکہ
پورے ہندوستان کو لسانی بنیادوں پر تقسیم کرنا چاہیے اس مقصد کو کانگریس نے بھی
مان لیا ہے لیکن آزادی حاصل ہونے کے بعد یہ سمجھا گیا کہ کوشش کی جا رہی
ہے کہ بھاشاواری ( भाषावारी ) لائنس پر ہندوستان کو تقسیم کیا جائے
تو اس سے ملک کو نقصان پہنچےگا جو چیز آزادی ملنے سے پہلے اچھی سمجھی جا رہی
تھی اور جس چیز کو پورے ہندو ان کے لیے ٹھیک سمجھا جا رہا تھا اسی کو
آزادی ملنے کے بعد آج برا کیسے سمجھا جا سکتا ہے ؟ پورے ہندوستان کو زبان واری
بنیاد پر تقسیم کرنے کے ارادے کی تکمیل کرنی ہوگی زبان واری لائنس پر ریاستوں کی
تقسیم کے مسئلہ کا تعلق سارے ہندوستان سے اتنا نہیں ہے جتنا کہ دکن ہند سے ہے

یہ سامراج شاہی کی پالیسی تھی کہ ہندو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے لیکن چونکہ
جنوبی ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات نہیں ہوئے اس لیے یہاں کے لوگوں
میں پھوٹ ڈالنے اور ڈویژن کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ایک زبان بولنے
والوں کو الگ ریاست میں رکھ دیا گیا مدراس میں ملیالم، تامل آندھرا اور کرناٹک
بمبئی میں مرہٹی گجراتی اور کرناٹک اسکے علاوہ دوسرے اسٹیٹس جیسے میسور
ٹراونکور میں کرناٹک اور کچھ تلگو علاقہ ہے ٹراونکور میں تامل کا علاقہ ہے اس طرح ہندوستان
کے ٹکڑے کرکے کچھ حصہ اپنے قبضہ میں رکھا اور کچھ حصہ اپنے پٹھوؤں راجہ مہاراجہ
کے قبضہ میں جو انکی حکومت کے ستون سمجھے جا سکتے تھے دیدیا گیا میں کہونگا
کہ اس طرح ان نیچرل ( Unnatural ) طریقہ پر جو تقسیم ہو گئی ہے
اسکو ختم کرنا چاہیے اس مسئلہ کو التوا میں نہ ڈالنا چاہیے کانگریس نے اپنا
آرگنائزیشن بھاشا واری لائنس پر کیا ہے جب آپ اپنا آرگنائزیشن بھاشا واری لائنس
پر کرتے ہیں اور اس کو مصلحت نہیں سمجھتے ہیں تو پھر اوپر بھاشا واری لائنس پر
ریاستوں کی تقسیم کا مطالبہ غیر فطری کیسے سمجھا جا سکے گا ؟ آندھرا کے لوگوں کو بھی
اس کا حق ہے کہ وہ اپنی مادری زبان میں اپنے راج پاٹ کے کاروبار چلائیں حیدرآباد
میں تین چار زبانیں بولی جاتی ہیں ہمیں اس اسمبلی میں آکر یہ تجربہ ہوا ہے کہ کوئی
آنریبل ممبر جب اپنی مادری زبان میں تقریر کرتے ہیں تو دوسرے آنریبل ممبرس نہیں
سمجھ سکتے اس قسم کی دقتیں دوسرے کاروبار میں بھی ہیں ایڈمنسٹریشن چلانے
والے عہدہ داروں کے سامنے میں بھی دقتیں پیش آتی ہیں ایسے شخص کا تبادلہ
جسکی مادری زبان مرہٹی ہے تلنگانے میں کر دیا جائے یا کسی کی مادری زبان تلنگی
ہو اس کا تبادلہ مرہٹواڑی میں کر دیا جائے تو اس سے جو مشکلات ہوتی ہیں وہ صرف
کاروبار کے چلانے میں دقت ہوتی ہے کہ ان ملازمین کے بچوں کی تعلیم کا بھی نقصان

ہوتا ہے موجودہ دشواریوں کے علاوہ اس طرح آنے والے نونہالوں کے لیے بھی مشکلات کا سامنا کرنا ہے انکی تعلیم و تربیت میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں حیدرآباد کی بھاشاواری تقسیم نہ کرنے سے یہ ساری مشکلات پیدا ہوگئی ہیں بہت سے لوگ جو کانگریس میں ہیں وہ بھی چاہتے ہیں کہ ریاستوں کی بھاشا واری تقسیم ہونی چاہیے یہ ایک لانگ اسٹینڈنگ ڈیمانڈ ( Long Standing Demand ) ہے اسکو عدرب لنگ کے درجہ میں پس پشت ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے جسکی وجہ سے وشال آندھرا والوں کو وہ دن دیکھنا پڑا حکومت ہند ایک لانگ اسٹینڈنگ ڈیمانڈ کو روبعمل لانے سے انکار نہیں کرسکتی تھی آج عوام اپنے حقوق کو سمجھ چکے ہیں حکومت ہند کو مجبور ہوکر عوام کی طاقت کے سامنے جھکنا پڑا اور آندھرا اسٹیٹ قائم کرنے کا اعلان کرنا پڑا تاہم آندھرا اسٹیٹ عنقریب میں قائم ہوجائیگا وشال آندھرا (विशाल आन्ध्र) کے قیام کی ایک اور صورت بھی ہے اس سلسلہ میں بھی دوسرا قدم اٹھانا پڑیگا اگر حیدرآباد کو بھاشا واری طور پر تقسیم کردیں تو دوسری ریاستوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائیگا لوگوں کی ایک مدت سے جو خواہش ہے لانگ اسٹینڈنگ مطالبہ ہے وہ پورا ہو جائیگا اگر حیدرآباد تقسیم ہو جائے تو لازماً مہاراشٹرا بھی قائم ہو جائیگا حیدرآباد کے لوگوں کے لیے یہ ریاست ایک قید خانہ ہی ہوئی ہے جو جنوبی ہندوستان کی ترقی میں ایک روڑا بنی ہوئی ہے اس چیز کو دور کرنا ضروری ہے تاکہ فطری طور پر لوگوں کو ترقی کرنے کے مواقع مل سکیں اور یہ حق انکا فطری حق ہے یہ مطالبہ فطری مطالبہ ہے جہاں کہیں اشخاص ایسے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ اپنی زبان میں کاروبار چلائیں ؟ اسمبلی کے پورے کاروبار اپنی زبان میں چلیں ؟ مستقبل اور تعلیم ایسی ہے جو احکام نکلتے ہیں وہ اپنی مادری زبان میں نکلیں ؟ یہ آپ بھی چاہتے ہیں اور ہم بھی بعض پارٹیوں میں خصوصاً کانگریس کی پارٹی میں خود غرضیاں ہیں کانگریس سمجھتی ہے کہ آندھرا اسٹیٹ قائم ہو جائے تو وہاں کانگریس مینارٹی ( Minority ) میں رہیگی اور اپنی منسٹری قائم نہ کرسکے گی لیکن کیا اس طرح سے سوچنے اور مطالبے کو آگے بڑھانے میں روڑے اٹکانے اور لوگوں کے راستے میں آنے سے یہ مطالبہ مٹ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں بہت سے لوگ چاہتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ وشال آندھرا ایک نہ ایک دن قائم ہوکر ہی رہیگا ایسا چاہتے ہوئے بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کرتے ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمت کیجیے دیر ہونے کی وجہ سے عوام کا نقصان ہو رہا ہے اسلئے زیادہ انتظار نہیں کیا جاسکتا تلنگانے میں اور آندھرا علاقے میں قحط پھیلا ہوا ہے راشن یا غلہ کا انتظام نہیں کیا گیا ہے تلنگانہ اور دوسرے رائلسیما کے ترقی علاقے ہیں وہاں بھی قحط کے آثار نمودار ہوئے ہیں اگر وہاں نندی کنڈہ پراجکٹ کی تعمیر کی جاتی تو قحط کی کافی روک تھام ہو سکتی تھی ان چیزوں کی تکمیل کیوں نہیں ہو رہی ہے ؟ اگر وشال آندھرا قائم ہو جائے تو اسکا پہلا فرض یہ ہوگا کہ وہ نندی کنڈہ پراجکٹ تعمیر کرے ایسے مسائل کیوں حل نہیں ہو رہے ہیں ؟ وجہ یہی ہے کہ حیدرآباد کا جو ان نیچورل توڑ ( Unnatural division ) ہے قوموں کا جو قید خانہ بنا ہوا ہے اسکی وجہ سے یہ ساری مشکلات پیدا ہوگئی ہیں

اس قند حانہ کے مہر د ر کی حسب سے حصور نظام کو سہانے رکھا ہے انکی نا کے لیے
رولنگ پارٹی یہ سب کچھ کر رہی ہے یہ رولنگ پارٹی کی ود عرصی ہے کہ عوام کے
مطالبہ کو حسب حال عال رکھی ہوی ہے اح عوام کیا سمجھ رہے ہیں ؟ کیا یہ
نہیں سمجھ رہے ہیں کہ ی حکومت کی ما کے لیے عوام کے مطالبہ کی کی ل س
کی جا رہی ہے ؟ کیا الزام آپ پر عاید نہیں ہو رہا ہے ؟ ہم پر تو یہ الزام عاید
نہیں ہوسکتا انصاف وحق کے حل کرنے کے لیے ورنہ کیس پارٹ ( दक्षिण भारत )
کی زبان واری بہت ضروری ہے

پہلے ہرو ے وعدہ کیا تھا کہ حیدرآباد میں کا سیپوٹ اسمبلی قائم کی جا ئیگی
اور اسکے ذریعہ یہاں کے ایک کرور ۸۶ لاکھ فرد کو اپنے مستقبل کا بیصلہ کرنے کا
حق رہیگا ان ایک کروڑ ۸۶ لاکھ اسہ ون کا کیا فیصلہ ہو سکتا تھا آپ ہی جانتے
ہیں میں بھی جانتا ہوں جو فیصلہ نافذ ہونے والا تھا وہ کو روکنے کے لیے
کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے ڈیمانڈ کو واپس لے لیا گیا حیدرآباد کے عوام اس سے متفق ہیں اس
کا نتیجہ ہوچکا ہے اس سلسلہ میں کسی ریفرنڈم یا پلیبسائٹ کی کوئی ضرورت نہیں
ہے البتہ کانسٹی ٹیوشن کے ریفرنس کا سوال ہے اس وجہ سے ہم تمام قد آواز
سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ہند سے کہدیا جائے کہ حیدرآباد کو تا موڑ کا
جو منصوبہ بنا کر رکھا گیا ہے زبان واری مانگ پر توڑ دیا جائے اور جو رکاوٹیں پڑی
ہوئی ہیں انکو توڑ دیا جائے اح عوام کی سرل وسال آندھرا سمیوکت کرناٹک
( संयुक्त कर्नाटक ) سمیوکت مہاراشٹر ( संयुक्त महाराष्ट्र ) کے لیے
جاب عوام جدوجہد کر رہے ہیں اور اپنے راستے پر چل رہے ہیں جو کوئی ان کے راستے
میں حائل ہوگا وہ ٹک نہیں سکیگا اور اس تحریک میں وہ خود بہہ جائیگا یہ عوام کا
فیصلہ ہے اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ جو ریزولیوشن حکومت ہند سے اس کرنے
کے لیے پیش کیا گیا ہے اوسکی تائید کی جائیگی ہم یہ مطالبہ پورا کرنے رہنگے
اور اپنے مطالبہ کو حاصل کرکے رہنگے

مسٹر اسپیکر ریزولیوشن موو ہوچکا ہے اور بحث بھی کی جاچکی ہے معلوم ایسا
ہو رہا ہے کہ بعض آنریبل ممبرس امنڈمنٹس پیش کرنا چاہتے ہیں اس لیے اس پر
امنڈمنٹس کل گیارہ بجے تک آجانے چاہئیں لیکن بارہ بجے کے بعد سے کا موقع نہیں
رہیگا اس واسطے کہ اسکو پاس ہاسا کو ...ال وحہر کرانا ہوتا ہے امنڈمنٹ آنے
کے بعد پھر اس پر بحث ہوگی ... آدھا گھنٹہ باقی ... ہیں ... معلوم
کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس وقت تک بحث کو جاری رکھا جائے یا اب التوا کرکے
کل امنڈمنٹس آنے کے بعد اس پر ڈسکشن شروع کیا جائے

*Shri Annaji Rao Gavane* I think it would be better if we discuss tomorrow only after tabling of all the amendments

***Mr Speaker*** All right We adjourn now till 3 p m to morrow

7 25 p m The House then adjourned till Three of the Clock on Wednesday 2?th March 1953